



مکہ مکرمہ کانفرنس

عالم اسلام کو دہشت گردی کا
مل کر مقابلہ کرنا ہوگا۔

المحرّم والمحرّمات



میر مسلمانوں کی نسل کشی اور
عالم اسلام کی مچر مانہ خاوشی.....؟

جمهورية وسطى افريقه



شُرَكَاءُ بِاللّٰهِ

ایک ناقابل معافی اور عظیم جرم!



❖ دورانِ نماز قرأت میں سورتوں کی ترتیب۔۔۔؟

● موبائل فون پر دی گئی طلاق -----؟؟؟

قبر پر نام کا کتبہ لگانا۔۔۔؟؟

حافظ عبداللہ

پیشوا لکھنؤ

درس قرآن

اطاعت رسول ﷺ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُمْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا﴾ (احزاب: ۳۶)

”کسی مومن مرد اور عورت کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی معاملے کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا اور جس نے بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی وہ واضح گمراہی میں چلا گیا۔“

اگرچہ اس آیت مبارکہ کا شان نزول حضرت زید بن حارثہ اور حضرت زینب کا مخصوص واقعہ نکاح ہے لیکن اس کا حکم عام ہے کہ ہر وہ شخص چاہے وہ مرد ہو یا عورت جو ایمان کا دعویدار ہو، اس کو کسی بھی اپنے معاملے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے واضح فیصلہ کے بعد اپنا کوئی اختیار نہیں رہتا۔ بلکہ اس کے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ بخوشی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلہ کو تسلیم کر لے۔ اس کی ایک مثال حضرت زیدؓ اور حضرت زینبؓ کا نکاح ہے کہ جس میں حضرت زینب کو کچھ تامل ہوا کہ ہمارا خاندان اونچا ہے اور حضرت زیدؓ آزاد کردہ غلام ہیں لیکن چونکہ وہ نکاح کا پیغام نبی اکرم ﷺ نے بھیجا تھا جس پر آیت مبارکہ اتری اور اس کے بعد حضرت زینبؓ نے بخوشی حضرت زیدؓ کو قبول کر لیا۔ اس میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ ہمارے اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات ماننے کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہوئی چاہیے، بلکہ بخوشی نبی پاک ﷺ کے فیصلہ کو تسلیم کر لینا چاہیے کیونکہ یہی ایمان کا تقاضا ہے۔ عام طور پر جو چیزیں اس راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں ان میں سے ایک تکبر، غرور و فخر ہے۔ بعض دفعہ یہ خاندان کی بنیاد پر ہوتا ہے، بعض دفعہ اپنے مذہبی فرقے کی بنیاد پر ہوتا ہے اور دوسری رکاوٹ اپنی عادات ہوتی ہیں جن کو انسان چھوڑنا نہیں چاہتا، پھر وہ اپنے آپ کو مطمئن کرنے کے لئے اپنی غلط عادات کے دفاع میں تاویلات سے کام لیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو نہ قبول کرنے کی تیسری بڑی رکاوٹ عقل ہے، جیسا کہ قریش کی عقل میں یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ایک انسان نبی کیسے ہو سکتا ہے اور بوسیدہ ہڈیاں کیسے دوبارہ جڑ کر وہی انسان بن سکتا ہے۔ لہذا ایک صحیح مومن کو اپنے اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات کے درمیان کسی چیز کو بھی رکاوٹ نہیں بننے دینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔ آمین!

درس حدیث

وضوء کی سنتیں

سابقہ درس میں بیان کیا گیا کہ وضو کی سترہ سنتیں ہیں ان میں سے دو (۲) سنتوں ”بسم اللہ پڑھنا اور مسواک کرنے“ کا بیان ہوا، وضو کی تیسری سنت ابتداء میں ہتھیلیوں کا تین مرتبہ دھونا ہے۔ حضرت اوس الثقفیؓ کی روایت کے مطابق وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے پہلے تین مرتبہ اپنی ہتھیلیوں کو دھویا، ہتھیلی سے مراد کلائی تک پورا ہاتھ ہے جسے مکمل طور پر خوب اچھی طرح دھویا جائے۔ چوتھی سنت کلی کرنا ہے، حضرت لقیط بن صبرہ کی حدیث کے مطابق جس میں وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو وضو کرے تو کلی کرو، کلی کرنے کا مطلب ہے کہ پانی منہ میں ڈال کر اسے اچھی طرح حرکت دی جائے اور منہ میں گھمایا جائے، اس سے منہ صاف ہوتا ہے اور دانتوں کے درمیان سے غذا کے ذرات بھی نکل جاتے ہیں۔ پانچویں سنت ناک میں پانی چڑھانا اور جھاڑنا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کے مطابق جس میں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی چڑھائے پھر اسے جھاڑے۔ سنت طریقت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے ناک میں پانی چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے جھاڑ دے تاکہ اگر کوئی غلاظت ناک میں سے نکلے تو وہ بائیں ہاتھ کو لگے اور دایاں محفوظ رہے۔ ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کیا جائے مگر روزے کی حالت میں مبالغہ نہ کیا جائے۔ بعض اوقات رسول اللہ ﷺ کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کا عمل ایک ہی چلو سے کر لیا کرتے تھے اور کبھی کلی الگ چلو سے اور ناک میں پانی چڑھانے کے لئے الگ پانی استعمال فرماتے، دونوں طرح کا عمل جائز ہے۔ چھٹی سنت داڑھی کا خلال کرنا ہے۔ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وضو کرتے ہوئے اپنی داڑھی کا خلال کرتے جس کا طریقہ بھی آپؐ نے عملی طور پر بیان فرمایا کہ جب آپؐ وضو کرتے تو پانی کا چلو بھر کر اپنی ٹھوڑی کے نیچے لے جاتے اور نیچے سے اوپر کی طرف پانی ڈال کر اپنی انگلیوں سے داڑھی مبارک کو تر کرتے۔ یہ عمل اس لئے کیا جاتا ہے کہ پانی چہرے کی کھال تک پہنچ جائے صرف بال ہی گیلے نہ ہوں۔ آپؐ نے اس انداز میں خلال کر کے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے اسی طرح کا حکم دیا ہے۔ ساتویں سنت انگلیوں میں خلال کرنا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ انگلیوں کے خلال کا مطلب یہ ہے کہ انگلیوں کے درمیان انگلیاں ڈال کر خوب اچھی طرح دھویا جائے۔ حضرت مستورد بن شدادؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پاؤں کی انگلیوں کے درمیان ہاتھ کی چھوٹی انگلی یعنی چھنگلی (چچی) کے ساتھ خلال کرتے ہوئے دیکھا۔ اسی طرح اگر ہاتھ میں کنگن یا انگلیوں میں انگوٹھی ہو تو اسے گھما کر جسم تک پانی پہنچایا جائے۔ آٹھویں سنت دھونے والے اعضاء کو تین تین بار دھونا ہے۔..... (جاری)

پاک سعودی تعلقات کی بحالی

افغانستان کے کھپتی صدر حامد کرزئی نے واشنگٹن پوسٹ کو اپنے حالیہ انٹرویو میں جہاں پاکستان دشمنی اور شراکتی کا لادایہ کہہ کر اگلا ہے کہ امریکہ پاکستان میں چھپے طالبان پر حملے کرے، وہیں اس حقیقت کا اعتراف بھی کیا کہ امریکہ، پاکستان اور افغانستان میں حملے کر کے بے گناہوں کو نشانہ بنا رہا ہے۔ دس سال پر محیط جنگ جس میں بارود کی بارش برسا کر لاکھوں مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا، یہ جنگ ہماری نہیں بلکہ امریکی و مغربی مفادات کی جنگ ہے۔ ہمارے ناہنجار حکمران بالخصوص کمانڈر صدر کے لہرا لہرا کر کہا کرتے تھے کہ یہ جنگ ہماری ہے اور امریکہ کے سامنے سجدہ ریز ان ڈالر کے پجاری حکمرانوں نے جامعہ حفصہ سے جو آگ بھڑکائی، سوات اور وزیرستان میں جو بے رحم آپریشن کر کے لاکھوں پاکستانیوں کو تباہ حال کیا، انہیں اپنے ہی ملک میں مہاجر بنا دیا گیا۔ آج ہم اس جنگ کے نتیجے میں بدترین دہشت گردی کا شکار ہیں۔ ہمارا اڑی دشمن بھارت جو ۹/۱۱ سے پہلے جہاد کشمیر کی وجہ سے بری طرح پھنسا ہوا تھا اور تحریک آزادی کشمیر کی کامیابی حقیقت کا روپ دھار رہی تھی، کشمیر کے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کی بدولت اور ہندوستان کے طول و عرض میں خالصتان الفافا، نیکسلائٹس کی ماؤ نواز تحریکوں نے ہندوستان کی نیندیں حرام کر دی تھیں لیکن جب ہندوستان نے امریکہ کے کندھے پر ہندو رکھ کر ہمیں چاروں شانے چت کر دیا تو ہم نے نہ صرف کشمیر پر پسپائی اختیار کی بلکہ ہمیں خود کش دھماکوں، دہشت گردانہ حملوں کی دلدل میں ڈھکیل دیا گیا اور اس کے پس پردہ بھارت آج بھی کھڑا ہے۔ بھارت بلوچستان میں ایک نئی مکتی ہاتی کھڑی کر کے اے جیسے حالات پیدا کر رہا ہے۔ سفارتی سطح پر اس نے ہمیں تنہا کر کے پاکستان کو دہشت گرد ملک ڈکلیئر کروانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ بھارت کی انہی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے عالمی تجارتی کمپنیاں ہمارے ملک کا رخ کرنے سے گھبراتی ہیں، یہاں تک کہ کھیل کے میدان بھی سنسان ہو گئے۔ الحمد للہ! میاں نواز شریف کی حکومت نے تدبیر اور فہم و فراست سے ایک مضبوط عزم و ارادے کے ساتھ اس ملک کے وقار کو بلند کرنے، مستحکم، پرامن، خوشگوار اور خوشحال پاکستان بنانے کے سفر کا آغاز کیا ہے۔ پاکستان کو تنہائی کی دلدل سے نکالنے کے لیے اپنے ناراض دوستوں کو ماننا شروع کیا ہے۔ گزشتہ دور حکومت کی غلط پالیسیوں، کرپشن اور ناقص سفارت کاری کے سبب سعودی عرب جیسا ہمارا محسن ملک ہم سے دور ہو گیا۔ ماضی کے تعلقات میں دراڑیں آگئی تھیں۔

سعودی عرب اور پاکستان کے باہمی تعلقات کی چھ عشروں پر محیط اپنی ایک تابناک تاریخ ہے۔ پاکستان کو جب بھی کسی قدرتی آفت نے آگھیرا تو سعودی عرب مصیبت زدہ پاکستانیوں کا پہلا سہارا بنا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں سعودی عرب نے کروڑوں ڈالر کی امداد فراہم کی۔ افغان مہاجرین کی پاکستان آمد کے موقع پر سعودی عرب نے ۳۵ ملین ڈالر کی مدد کی اور یہ تعاون تاحال جاری ہے۔ ۱۹۹۸ء میں جب پاکستان نے ایٹمی دھماکے کئے تو مغرب و امریکہ کا سخت دباؤ تھا مگر سعودی عرب نے ہر طرح کی یقین دہانی کرائی۔ پاکستان کو امداد فراہم کرنے والے ڈونر ملک میں سعودی عرب پہلے نمبر پر ہے۔ سیلاب اور کشمیر میں آنے والے زلزلے میں بھی سعودی عرب نے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے تھے۔

آج ایک بار پھر سعودی عرب ہمیں نہ صرف دہشت گردی کی جنگ سے نکالنے اور ہماری تنہائی کو دور کرنے کے لیے مضبوط سفارت کاری اور تعلقات کا خواہاں ہے بلکہ اندھے کونکس میں گری ہماری معیشت کو سنبھالا دینے کے لیے ہمارے شانہ بشانہ کھڑا ہونا چاہتا ہے۔ اسی مقصد کو لے کر سعودی عرب کے ولی عہد اور وزیر دفاع محترم شہزادہ سلمان بن عبدالعزیز پاکستان تشریف لائے۔ انہوں نے پاک چین تعاون سے تیار شدہ JF-17 تھنڈر طیاروں، آگستا آبدوزوں اور الخالد ٹینک کی خریداری میں دلچسپی ظاہر کی۔ اس مقصد کے تحت انہوں نے پاکستان آرڈنس فیکٹریز، پاکستان ایروناٹیکل کمپلیکس کامرہ کا دورہ بھی کیا۔ سعودی ولی عہد نے ایٹمی ٹینک راکٹس اور طیارہ شکن میزائل غنہ کی خریداری کا عندیہ بھی دیا۔ اسی طرح پاکستان اپنی کچھ زرعی زمین سعودی عرب کو لیز پر دے گا اور اس کے عوض ڈھائی

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس
ادارت

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی
اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن وحدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام ومسائل
- 6 امت کیلئے فتوں سے بچاؤ کی راہ (خطبہ حرم)
- 9 حد۔۔۔ ایک مہلک بیماری
- 10 حب اہل بیت
- 14 شرک۔۔۔ ناقابل معافی جرم!
- 16 وحشی افریقہ میں مسلمانوں کی نسل کشی
- 17 محدث شام عبدالقادر ارنؤوط سے ملاقات
- 20 طب وصحت
- 21 بیداری ملت کانفرنس
- 22 اخبار الجماعۃ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ریتیل زمرینگر کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”اہل حدیث“
چوک اہل حدیث (المعرف بقی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37725525 فیکس: 042-37720257
email: weeklyahlehadiith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ دی پی	535/- روپے
بیرونی ممالک سے	5500/- روپے
نی پرچہ	15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”لشٹ پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

لاکھ ہیرل تیل اسے ملے گا۔ سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان ان معاہدات سے ان کے حاسدوں کی نیندیں حرام ہو چکی ہیں۔ انڈیا اور اس کے دوست ایران نے پروپیگنڈے کا مخاذکھول دیا کہ سعودی عرب عزمہ میزائل شام میں خونخوار بھیڑیے بشارالاسد، ایرانی افواج اور حزب اللہ کے دہشت گردوں کے خلاف لڑنے والوں کو دے گا۔ پاکستان میں بھی میڈیا میں موجود کالی بھیڑیوں نے پاکستان کے مفادات کو ترجیح دینے کی بجائے انڈیا اور ایران کی ہمنوائی شروع کر دی۔ انڈیا تو پاکستان کو کسی صورت مضبوط ہونا نہیں دیکھنا چاہتا، وہ کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ پاکستان کی دفاعی صنعت مضبوط ہو اور اس کے دفاعی ہتھیار دنیا خریدے۔ انڈیا نے ایران سے مل کر پاکستان کی بندرگاہ گوادرنو کا کام بنانے کے لیے اپنی چاہ بہار بندرگاہ کو نو آزاد ریاستوں تک پہنچنے کے لیے تجارتی روٹ بنا رکھا ہے۔ ایران جس نے کبھی بھی مشکل وقت میں ہماری کوئی مدد نہ کی، آج وہ انڈیا کی شہرہ پر پاکستان کے اندر سرچیکل اسٹرائیک جیسی فوجی کارروائیوں کی دھمکیاں محض اس لیے دے رہا ہے کہ ہمارے تعلقات سعودی عرب سے بحال کیوں ہو رہے ہیں۔

ایران اور انڈیا کو سعودی عرب سے ہمارے معاہدات پر اعتراض ہے لیکن ایران نے اقوام متحدہ کی طرف سے ہتھیاروں کی فروخت پر عائد تعزیرات کو توڑتے ہوئے عراق سے 19 کروڑ ڈالر کے ہتھیاروں کی فروخت کا معاہدہ کیا ہے۔ سعودی عرب نے واضح کیا ہے کہ وہ پاکستان سے ملنے والے میزائل مجاہدین شام کو نہیں دے گا بلکہ اپنی سالمیت کو مضبوط تر بنانے کے لیے استعمال کرے گا۔ حاسدین کے پراپیگنڈے سے پاکستان حکومت ایسے سہی ہے جیسے وہ کوئی گناہ کبیرہ کر بیٹھی ہے اور دنیا کو وضاحتیں پیش کر رہی ہے۔ حالانکہ اس وقت واضح موقف اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم اپنے ہتھیار بیچیں۔ شاید ہماری سردمہری کا نتیجہ ہے کہ شہزادہ سلمان نے ہندوستان کا دورہ کر کے دہلی سے بہت سے دفاعی اور تجارتی معاہدوں پر دستخط کیے ہیں۔ اس وقت تین ملین ہندوستانی سعودی عرب میں موجود ہیں اور مزید لیبر ہندوستان فراہم کرے گا۔ اس سے نہ صرف پاکستانیوں پر سعودی عرب کے دروازے بند ہوں گے بلکہ تعلقات پھر زبرد پر پہنچ جائیں گے۔

عالم اسلام کو دہشت گردی کا مل کر مقابلہ کرنا ہوگا۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

فلسطین اور کشمیر کو نظر انداز کر کے امن قائم نہیں ہو سکتا۔ سعودیہ میں کانفرنس سے خطاب

علماء فرقہ پرستی پھیلانے کے خلاف مزاحمت کریں، شاہ عبداللہ کا پیغام

لاہور: مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ دہشت گردی پاکستان سمیت عالم اسلام کیلئے بڑا چیلنج بن گئی ہے، اس کا مل کر مقابلہ کرنا ہوگا۔ فلسطین اور کشمیر کے مسائل نظر انداز کر کے دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ نا انصافی دہشت گردی کی بنیادی جڑ ہے، عالم اسلام خارجی خطرات سے نمٹنے کیلئے لائحہ عمل تیار کرے۔ وہ مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام اسلامی یکجہتی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے، جس میں 25 اسلامی ممالک کے 150 سے زائد رہنما شریک ہوئے۔ کانفرنس میں خادمِ حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے اپنے پیغام میں کہا کہ امت مسلمہ کو فرقہ پرستی کی بنیادوں پر منتشر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، علماء ایسی کوششوں کے خلاف مزاحمت کریں۔ مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبدالعزیز کا کہنا تھا کہ عوام اور حکام کے درمیان رابطے ناگزیر ہیں۔ تین روزہ کانفرنس کے اختتامی اعلامیے میں امت مسلمہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مظلوم کا ساتھ دے اور ظالم کو ظلم سے روکے۔ شام میں قتل عام پر اظہارِ تشویش کرتے ہوئے کہا گیا کہ عالمی طاقتوں نے زبانی جمع خرچ کے علاوہ کچھ نہیں کیا جبکہ ایران کی جانب سے ظالم بشار انتظامیہ کا ساتھ دینا بھی افسوسناک ہے۔ مختلف رہنماؤں نے بگڑے دیش میں علمائے کرام اور اپوزیشن رہنماؤں کو چھانسیاں اور کڑی سزائیں دینے پر گہری تشویش کا اظہار کیا، دیگر مقررین نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے باوجود فلسطین کی طرح لاوارث بنایا جا رہا ہے جسے حل کیے بغیر خطے میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

تحفظ پاکستان آرڈیننس ملک کو سیوریٹی اسٹیٹ میں بدل دے گا۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

لاہور: مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ تحفظ پاکستان آرڈیننس ملک کو فلاحی ریاست کے بجائے سیوریٹی اسٹیٹ میں تبدیل کر دے گا۔ تحفظ پاکستان آرڈیننس مسلح افواج کو سول معاملات میں گھسنے کی سازش ہے، جس سے بالآخر ان کی کارکردگی پر اثر پڑے گا۔ پارٹی کے مرکزی راہنما حاجی نذیر احمد انصاری کے بیٹے کی شادی میں شرکت کے موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ اداروں کے اختیارات میں توازن پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تحفظ پاکستان آرڈیننس پاکستان کے ان شہریوں کو کوئی تحفظ فراہم نہیں کرتا، جنہیں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے غیر قانونی طریقے سے اغوا کیا گیا ہے۔ تحفظ پاکستان آرڈیننس شہریوں کے بنیادی حقوق سے تجاوز کرنے کے لیے قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کو وسیع اختیارات فراہم کرتا ہے، لوگوں سے ان کی آزادی کیسے چھینی جاسکتی ہے۔ آئین بھی فرد کے وقار کی ضمانت دیتا ہے۔ آئین میں زور دیا گیا ہے کہ ایسی کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی، جس سے کسی فرد کی زندگی، آزادی، جسم، عزت یا جائیداد کو کوئی نقصان پہنچتا ہو، سوائے ایسی کارروائی کے جو قانون کے مطابق ہو۔ انہوں نے کہا کہ آرٹیکل دس بھی گرفتاری اور حراست یا ایسی گرفتاری جس کے بارے میں مطلع نہ کیا گیا ہو، سے تحفظ فراہم کرتا ہے، نہ ہی گرفتار فرد کو مشورہ کرنے کے حق اور اس کی مرضی کے وکیل کے ذریعے دفاع کرنے کے حق سے محروم کرتا ہے۔ ہر گرفتار فرد کا چوبیس گھنٹوں کے اندر مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جانا آئین کا تقاضا ہے اور کسی بھی فرد کو خاص مدت سے زیادہ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر حراست میں نہیں رکھا جاسکتا۔

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحمد و مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانپور پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

احکام و مسائل

موبائل فون کے ذریعے طلاق دینا

سوال

میں نے اپنی بیوی کو موبائل فون کے ذریعے طلاق کا پیغام بھیجا، میری بیوی کو وقفہ وقفہ سے گیارہ مرتبہ وہ پیغام موصول ہو چکا ہے، کیا وہ ایک طلاق شمار ہوگی یا زیادہ طلاقیں کا اعتبار کیا جائے گا، براہ کرم قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کریں؟؟

جواب

اللہ تعالیٰ نے خاوند کو تین طلاقیں دینے کا اختیار دیا ہے۔ پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجوع کی گنجائش ہے جس کی دو صورتیں ہیں: اگر دوران عدت رجوع کر لیا جائے تو تجدید نکاح کے بغیر ہی گھر آباد کیا جاسکتا ہے اور اگر عدت گزر جانے کے بعد رجوع کا پروگرام بنے تو تجدید نکاح سے رجوع ممکن ہے۔ اس لئے بیوی کی رضامندی، سرپرست کی اجازت، حق مہر کا تعین اور گواہوں کا موجود ہونا ضروری ہے۔ اگر تیسری طلاق بھی دے دی جائے تو عام حالات میں رجوع نہیں ہو سکے گا تا آنکہ وہ آباد ہونے کی نیت سے کسی دوسرے خاوند کے ساتھ نکاح کرے، ملاپ کے بعد اگر وہ فوت ہو جائے یا اسے طلاق دے دے تو پہلے خاوند سے از سر نو نکاح ہو سکتا ہے۔ صورت مسئولہ میں اگر خاوند نے موبائل کے ذریعے نکاح کے پیغام متعدد مرتبہ ارسال کئے ہیں تو تینوں طلاق واقع ہو چکی ہیں، اور اب رجوع کا کوئی موقع نہیں رہا اور اگر خاوند نے صرف ایک مرتبہ طلاق کا پیغام ارسال کیا پھر نیٹ ورک کے ذریعے خود بخود بیوی کو پیغام طلاق موصول ہوتے رہے تو اس صورت میں صرف ایک طلاق ہوگی اور دوران عدت رجوع ہو سکتا ہے اور عدت گزرنے کے بعد تجدید نکاح سے اپنا گھر آباد کیا جاسکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

مسجد میں گم شدہ بچے کا اعلان

سوال

مسجد میں گم شدہ بچوں کا اعلان کرنا جائز ہے یا نہیں، والدین جو بچے کی وجہ سے پریشان ہوتے ہیں، ان کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے اگر مسجد میں اعلان کر دیا جائے تو کیا حرج ہے؟؟؟

جواب

مسجد میں کسی بھی گم شدہ چیز کا اعلان کرنا شرعاً منع ہے کیونکہ مسجد اللہ کی عبادت کیلئے تعمیر کی جاتی ہیں، اس طرح کے اعلانات عبادت کے منافی ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی کسی آدمی کو مسجد میں اپنی گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو اسے یوں جواب دے: اللہ کرے وہ چیز تجھے واپس نہ ملے۔ کیونکہ مسجد اس مقصد کیلئے نہیں بنائی گئیں۔ (مسلم، المساجد: ۵۶۸) ایسے حالات میں والدین سے ہمدردی کرنے کی یہ صورت ہونا چاہیے کہ مسجد سے باہر کسی حجرہ میں الگ پیکر کا انتظام کر دیا جائے جو اس طرح کے اعلانات کیلئے وقفہ ہو، بہر حال مسجد میں کسی قسم کی گم شدہ چیز کا اعلان کرنا منع ہے۔ لہذا اسے ایک جذباتی مسئلہ بنانے کے بجائے اس انتہائی حکم پر بخندگی سے غور کرنا چاہیے۔

مکان گروی پر دینا

سوال

ہم نے ایک لاکھ روپیہ کسی سے قرض لیا ہے اور اس کے عوض اپنا مکان گروی رکھا ہے، ہمیں رہنے کیلئے کوئی مکان نہیں ملتا، اس لئے ہم اس مکان میں رہتے ہیں اور جس سے قرض لیا اسے ہر ماہ اس کا کرایہ ادا کرتے ہیں، کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟؟

جواب

کوئی چیز گروی رکھ کر قرض یا کوئی اور چیز آئندہ کی ادائیگی پر ادھار لی جاسکتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے چند سبق جو لئے اور اس کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی۔ (صحیح بخاری، الرحمن: ۲۵۰۹) لیکن اس گروی شدہ چیز سے صرف اتنا فائدہ اٹھانے کی اجازت ہے جس قدر اس پر اخراجات اٹھتے ہوں مثلاً بکری کو اگر چارہ ڈالنا ہے تو اس کا دودھ حاصل کر لیا جائے اور اگر سواری کا جانور ہے تو چارہ وغیرہ ڈالنے کے عوض اس پر سواری کر لی جائے۔ دور حاضر میں اگر کسی نے گاڑی گروی رکھی ہے تو اپنا پٹرول ڈال کر اس پر سفر کیا جاسکتا ہے لیکن گروی میں زمین لے کر اسے کاشت کرنا اور پیداوار خود اٹھانا یا مکان کے عوض خود رہائش رکھنا یا کسی کو کرایہ پر دے کر خود کرایہ وصول کرنا جائز نہیں۔ صورت مسئولہ میں جس شخص کا مکان ہے وہ خود ہی کرایہ دار کی حیثیت سے اس مکان میں رہائش رکھے ہوئے ہیں، ایسا کرنا جائز نہیں، اگر اس کے کرایہ کو اصل قرض سے منہا کر دیا جائے تو جائز ہے۔ اسی طرح زمین کی پیداوار کو بقدر حصہ اگر قرض سے منہا ادا کر دیا جائے تو گروی شدہ زمین کو کاشت کیا جاسکتا ہے بصورت دیگر گروی چیز سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانا شرعاً جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

سود پر قرض لینا

سوال میرے والد گرامی جیل میں ہیں، ان کی رہائی کیلئے ایک لاکھ روپیہ درکار ہے، اگر یہ رقم نہیں دی جاتی تو مزید دو سال قید بڑھ سکتی ہے، میرے پاس اتنی رقم نہیں اور مجھے کوئی قرض بھی نہیں دیتا، ایک شخص اس شرط پر قرض دینے کیلئے تیار ہے کہ تین سال کے بعد اسے دو لاکھ واپس کئے جائیں، کیا اس قسم کی مجبوری کے پیش نظر سود پر قرض لیا جاسکتا ہے؟؟

جواب سودی کاروبار یا لین دین اس قدر سنگین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کام کرنے والے کو سخت وارنگ دی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر تم اس سودی لین دین سے باز نہیں آؤ گے تو پھر اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔“ (البقرہ: ۲۷۹)

اور احادیث میں سود لینے اور دینے کو اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرنے کے مترادف قرار دیا گیا ہے، لہذا ایک مسلمان کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ اسے کسی صورت میں اختیار نہ کرے۔ صورت مسئلہ میں کوئی ایسا عذر نہیں جس کی بنیاد پر سود پر قرض لینے کو جائز قرار دیا جائے، جان بچانے کیلئے مردار کھانے کی اجازت قرآن نے دی ہے، لیکن صورت مسئلہ کو اس پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ ہمارے رجحان کے مطابق کسی والد سے قرض لے کر اپنے باپ کو رہائی دلائی جاسکتی ہے لیکن اس رہائی کیلئے سود پر قرض لینا شرعاً درست نہیں ہے، ایسی صورت میں بہتر یہی ہے کہ دو سال تک مزید قید برداشت کر لی جائے لیکن اس حرام کار تکاب نہ کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

دوران نماز قرأت میں سورتوں کی ترتیب

سوال نماز میں قرأت کرتے وقت کیا سورتوں کی ترتیب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی فرمائیں، کیونکہ ہمارے ہاں کچھ لوگ اس کے متعلق بہت زور دیتے ہیں۔

جواب نماز میں قرأت کرتے وقت سورتوں کو ترتیب کا لحاظ رکھنا نہ واجب اور نہ اسے سنت کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ رات کی نماز میں پہلے سورۃ بقرہ تلاوت کی اس کے بعد سورۃ نساء پھر سورۃ آل عمران پڑھی۔ (مسند امام احمد ص ۳۸۲ ج ۲) حالانکہ سورۃ نساء، سورۃ آل عمران کے بعد ہے، اسی طرح امام بخاریؒ نے ایک عنوان بایں طور پر قائم کیا ہے: ”دوسورتیں ایک رکعت میں پڑھنا، سورتوں کی آخری آیات یا سورتوں کو تقدیم و تاخیر سے پڑھنا یا سورتوں کی ابتدائی آیات پڑھنے کا بیان۔“

پھر اس مسئلہ کو ثابت کرنے کے لئے چند احادیث و آثار کا حوالہ دیا ہے جو اس مسئلہ کے اثبات کیلئے کافی ہیں، طالب حق کو بخاری کے اس مقام کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

دوران نماز قرآن دیکھ کر قرأت کرنا

سوال جو آدی سورۃ فاتحہ یا قرآن کی دیگر آیات زبانی نہ پڑھ سکتا ہو، اسے کیا کرنا چاہیے، کیا وہ قرآن دیکھ کر پڑھ سکتا ہے؟؟

جواب جو آدمی سورۃ فاتحہ زبانی نہ پڑھ سکتا ہو اسے چاہیے کہ وہ دوران نماز تسبیح و تہلیل کرتا رہے اور جب تک سورۃ فاتحہ یاد نہ ہو سکے وہ اسی پر اکتفا کرتا رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز سکھائی اور فرمایا کہ اگر تمہیں قرآن کا کچھ حصہ یاد ہے تو اسے نماز میں پڑھو بصورت دیگر الحمد للہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھتے رہو پھر رکوع میں چلے جاؤ۔ (بیہقی ص ۱۰۲ ج ۲) اسی طرح ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے قرآن میں سے کچھ بھی یاد نہیں لہذا آپ مجھے وہ چیز سکھا دیں جو مجھے کافی ہو؟ آپ نے فرمایا: تم سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے رہو۔ (ابوداؤد، الصلوۃ: ۸۳۳)

لیکن ہمیشہ کیلئے ان کلمات پر اکتفاء کرنا صحیح نہیں۔ ناخواندہ شخص کو چاہیے کہ وہ فاتحہ سیکھنا شروع کر دے جب تک یاد نہ ہو وہ ان کلمات کو دوران نماز پڑھتا رہے، اسی طرح اگر دیکھ کر قرآن پڑھ سکتا ہے تو دوران نماز قرآن دیکھ کر پڑھنا بھی جائز ہے لیکن اس پر دوام اختیار کرنا درست نہیں۔ حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک غلام دیکھ کر قرآن پڑھتا اور امامت کراتا تھا۔ (صحیح بخاری کتاب الاذان باب نمبر ۵۴)

قبر پر کتبہ لگانا

سوال قبر پر صاحب قبر کے نام کا کتبہ لگانا کیا حیثیت رکھتا ہے، قرآن و حدیث کے مطابق جواب دیں؟؟

جواب قبر کو پختہ بنانا یا اس پر لکھنا منع ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر کو پختہ کرنے، اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم، الجنازہ: ۹۷۰) ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ قبر پر لکھنے سے بھی آپؐ نے ممانعت فرمائی ہے۔ (ترمذی، الجنازہ: ۱۰۵۲)

ہمارے اسلاف سے یہ عمل ثابت نہیں لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے، البتہ قبر پر نشانی کے طور پر کوئی پتھر وغیرہ رکھنے میں حرج نہیں۔ جیسا کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو پتھر لانے کا حکم دیا جب وہ نہ اٹھا سکا تو رسول اللہ ﷺ نے پتھر اٹھانے میں اس کی مدد کی اور اسے میت کے سر کی جانب رکھ دیا۔ (ابوداؤد، الجنازہ: ۳۲۲۰) امام بیہقی نے اس حدیث پر یوں عنوان قائم کیا ہے: ”پتھر یا کسی بھی علامت کے ذریعے قبر کی نشانی مقرر کرنا۔“ (واللہ اعلم)

امت کے لیے فتنوں سے بچاؤ کی راہ

امام مسجد نبوی
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر حسین

ترجمہ — جناب حافظ محمد سرور — نظر ثانی — جناب حافظ عبدالحمید ازہر

حمد و ثناء کے بعد، اے مسلمانو!

ایک دوسرے کو تلقین کرنے کے لیے سب سے بہترین عمل اللہ کا ذکر اور اس کی فرمانبرداری ہے۔ اسی کے ذریعے سے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ پریشانیوں و مصیبتیں ٹال دیتا ہے۔

اللہ کے بندو! امت اسلامیہ اس وقت جن پریشانیوں، بحرانون اور مصائب و حوادث میں گھری ہوئی ہے، اس کے لیے اس عظیم فقہ کے ساتھ اور اس منہج کے ساتھ جڑنا انتہائی ضروری ہو چکا ہے جس کی بنیاد وحی الہی اور سیرت نبوی ﷺ کے نور پر ہو۔ ورنہ اس روشن الہی منہج کے بغیر قدم پھسل جائیں گے، ذہن بھٹک جائیں گے، قلم لڑکھڑائیں گے اور فتنوں کے ذریعے صراطِ مستقیم اور درست راہوں کو غلط کہا جائے گا۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هَذَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى﴾

(طہ: ۱۳۳)

”جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ بدبختی میں مبتلا ہوگا۔“

جبکہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا:

”اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔“

برادرانِ اسلام! یہاں چند روشن اصولوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جو اللہ کے حکم سے امت کو بے نصیبی اور سختی کی دلدل سے نکال کر سلامتی اور امن و امان کے ساحل سے ہم کنار کر سکتے ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ سب لوگوں کی آوازیں صرف ایک آواز پر جمع ہو جانی چاہئیں کہ ان تمام غلط راستوں کی اصلاح کی جائے جو خالص توحید اور صاف شفاف عقیدے کے منافی ہیں۔ حاکم ہوں یا محکوم، علماء ہوں یا داعیان، سب کو جمع ہو کر اسی عقیدہ توحید کے مطابق اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے جس کا ذکر اللہ کے اس فرمان میں ہے کہ

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي

لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ (الانعام: ۱۶۲-۱۶۳)

”کہو، میری نماز، میرے تمام مراسم عبودیت، میرا جینا اور میرا مرنا، سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں۔“

جب ہم عقیدے اور منہج میں، فیصلہ کرنے اور کردار میں اور کسی راستے یا عمل کو اپنانے میں مکمل طور پر اللہ کے فرمانبردار بن جائیں گے تو امت کو امن و امان کی تمام صورتیں اور شکلیں نصیب ہو جائیں گی۔

ارشاد الہی ہے:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ﴾ (الانعام: ۸۲)

”حقیقت میں تو امن انہی کے لیے ہے اور راہ راست پر وہی ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔“

اسی طرح ہمارے رب کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَدْفَعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ﴾ (الحج: ۳۸)

”یقیناً اللہ مدافعت کرتا ہے اُن لوگوں کی طرف سے جو ایمان لائے ہیں۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ﴾ (غافر: ۵۱)

”یقیناً جانو کہ ہم اپنے رسولوں اور ایمان لانے والوں کی مدد اس دنیا کی زندگی میں بھی لازماً کرتے ہیں اور اُس روز بھی کریں گے جب گواہ کھڑے ہوں گے۔“

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے امت کی حفاظت کا ایک اہم قاعدہ بیان فرمایا جب آپ ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہا تھا کہ ”اللہ کو یاد رکھو، وہ تمہیں یاد رکھے گا۔“

اسی طرح امت کو یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ طرح طرح کی پریشانیوں کا ایک سبب گناہوں کا عام ہونا اور بے حیائی کا پھیل جانا ہے۔ اللہ نے ہمیں خبر دی ہے کہ ﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيُغْفِرُ عَن كَثِيرٍ﴾ (الشوری: ۳۰)

”تم پر جو مصیبت بھی آئی ہے، تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے آئی ہے، اور بہت سے قصوروں سے وہ ویسے ہی درگزر کر جاتا ہے۔“

آسانی اور پریشانی کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ تمام مسلمان معاشرے اللہ کی فرمانبرداری پر اور نبی ﷺ کی سنت پر گامزن رہیں۔ کیونکہ اللہ کا ڈراپنا، اس کی فرمانبرداری اختیار کرنا، اس کے حکم کی پاسداری کرنا اور اس کے پیغمبر ﷺ کے راستے پر چلتے رہنا ہی مشکلات و مصائب سے نمٹنے کے لیے مضبوط اور مستحکم قلعے کی حیثیت رکھتے ہیں خواہ کوئی بھی وقت یا زمانہ ہو۔ اللہ کا فرمان ہے: (ترجمہ)

”اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے، مگر انہوں نے تو جھٹلایا، لہذا ہم نے اُس بری کمائی کے حساب میں انہیں پکڑ لیا جو وہ سمیٹ رہے تھے۔“ (الاعراف: ۹۶)

اس لیے آج مشکلات میں گھرے مسلمانوں کو چاہئے کہ خود اپنا محاسبہ کریں، اپنے دلوں کی اصلاح کریں، اپنی زندگی کی تمام سرگرمیوں کو اللہ کی رضا کے مطابق ڈھالیں اور پکی نیکی و خالص توبہ کریں، کیونکہ ہمارے رب ہی کے پاس پناہ گاہ اور ٹھکانا ہے اور اسی کی جناب میں پناہ و حفاظت مل سکتی ہے ورنہ اس کے بغیر تو فتنے چاروں طرف سے ہم پر ٹوٹ پڑیں گے۔

برادرانِ اسلام! امت اسلامیہ کے تمام چھوٹے بڑے افراد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی امت کے بارے

محبت اس وقت تک قطعاً مفید نہیں ہے جب تک انہیں شرعی اصول و ضوابط سے ہم آہنگ نہ کر لیا جائے۔ بالخصوص جب کہ رنگارنگ جذبات کی گرم بازاری ہو اور مختلف احساسات شعلہ لگن ہوں، ایسے میں دانشمندی اپنانا اور سمجھداری سے بات کرنا بے حضوری ہے۔

اللہ اس امت کے علماء میں سے اس محقق پر رحم کرے جس نے اسلام کے احکام کو صرف ایک بڑے اصول میں جمع کر دیا یعنی فوائد اور مصلحتوں کو حاصل کرنا اور برائیوں و نقصانات سے بچنا۔

برادران اسلام! فتنوں کے حالات میں بہت ضروری ہو جاتا ہے کہ مسلمان فرمانرواؤں اور ان ربانی علماء کی جانب دیکھا جائے جو علم کے بلند مرتبے اور اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔ اگر اس راہ سے انحراف کیا گیا تو وہی کچھ ہوگا جس کا نتیجہ ناخوشگوار ہوگا اور جو ہمارے پروردگار کے اس فرمان کے منافی ہوگا کہ

﴿وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوْ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (النساء: ۸۳)

”یہ لوگ جہاں کوئی اطمینان بخش یا خوفناک خبر سن پاتے ہیں اسے لے کر پھیلا دیتے ہیں، حالانکہ اگر یہ اُسے رسول اور اپنی جماعت کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچائیں تو وہ ایسے لوگوں کے علم میں آ جائے جو ان کے درمیان اس بات کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ اس سے صحیح نتیجہ اخذ کر سکیں۔“

اسی طرح پے درپے اترتے ان فتنوں کے ہجوم میں امت محمدیہ کے فرزندوں پر واجب ہے کہ ہر اس بات سے بچیں جو دشمنی بھڑکائے، صفوں میں دراڑ ڈالے اور جس کی وجہ سے مسلمانوں میں آپس میں پھوٹ پڑ جائے کیونکہ شیطان اس بات پر حریص ہے کہ جزیہ عرب کے نمازیوں میں بالخصوص پھوٹ ڈال دے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَقُلْ لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا﴾ (الاسراء: ۵۳)

میں اللہ سے ڈریں اور ہر ممکن کوشش کریں کہ اتحاد اور اتفاق کے روابط کو مضبوط کیا جائے اور اختلاف، تفریق اور جھگڑے بازی سے دامن بچایا جائے کیونکہ اس ناپائیدار دنیا میں اختلاف اور تفریق کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں نکلتا کہ کمزوری اور ناتوانی در آتی ہے اور سرکشی و برائی کو راہ ملتی ہے بلکہ اس میں سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ رحمن کی نافرمانی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ:

﴿وَلَا تَنَازَعُوا فَعَفَا غُيُوبُكُمْ﴾ (الانفال: ۳۶)

”آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔“ اس لیے سب کو چاہیے کہ خواہش پرستی سے دور رہیں، خود غرضی سے، بے جا اتپرستی سے، برائیوں کی ٹوہ میں رہنے سے اور اچھائیوں سے چشم پوشی کرنے سے بچیں اور اس طرح کی دوسری تمام برائیوں سے باز رہیں جن سے امت محمدیہ ﷺ کے افراد میں انتشار اور تفریق پیدا ہوتی ہے۔

اے اہل ایمان! اسی طرح علماء، خطباء اور داعیان کی ذمہ داری ہے کہ امت کو ہر اس بات کی جانب پھیریں جو حکمت سے مناسبت رکھتی ہو اور فتنے سے بچائے تاکہ امت کے افراد معاملات کے نتائج اور عواقب پر نظر رکھیں اور ان کی تمام سرگرمیوں کی بنیاد اللہ کی کتاب اور نبی کریم ﷺ کی سنت ہو۔

انہیں اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ امور کے نتائج پر نظر رکھنا تمام اگلے اور پچھلے علماء کے نزدیک ایک اہم قاعدے کی حیثیت رکھتا ہے۔ بالخصوص فتنوں کے حالات میں تمام لوگوں کو چاہیے کہ امت کی مشکلات کے بارے میں انفرادی اجتہادات اپنانے اور اپنے اپنے فتوے دینے سے باز رہیں۔ اس طرز عمل سے پہلے بھی کئی اندھے فتنوں اور مشکلات نے جنم لیا ہے اور اب بھی ایسا ہی ہو رہا ہے، اس روش سے نہ دین کی خدمت ہوتی ہے اور نہ دنیا سنورتی ہے۔ اس بارے میں تاریخ سب سے بڑی نصیحت کا درجہ رکھتی ہے۔

اس لیے حکمت، بردباری اور فہم و فراست کا خیال رکھنا اور ان اوصاف کو اپنا شعار بنانا ضروری ہے۔ جذبات کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور معاملات کی ظاہری

”کہہ دو کہ زبان سے وہ بات نکالا کریں جو بہترین ہو، واصل یہ شیطان ہے جو انسانوں کے درمیان فساد ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔“

اس لیے ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ مفاد پرستی پر کھڑے ذرائع ابلاغ کی افواہوں اور سوشل میڈیا کے جھوٹوں سے خبردار رہیں۔ جن سے خطرناک تباہیاں جنم لیتی ہیں، جو معاشرے کی بنیادیں متزلزل کر دیتی ہیں اور امت میں دراڑیں ڈال دیتی ہیں۔

رحمت، عدل، خیر اور اصلاح کے پیغمبر ﷺ نے جو اصول مقرر فرمایا ہے، مسلمان کو اس شرعی اصول کی پاسداری کرنی چاہئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔“ (بخاری و مسلم)

احباب گرامی! ہمیں اس بات کا بھی علم ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کو اپنی پوری تاریخ میں جن تباہ کن فتنوں سے دوچار ہو کر بے پناہ نقصان سہنا پڑا، ان میں سے ایک تکفیر کا فتنہ ہے یعنی بغیر کسی دلیل اور برہان کے کسی مسلمان کو جھٹ سے کافر کہہ دینا۔ بلکہ ایسے الزامات کی بنیاد پر کافر قرار دینا جن کی حیثیت ہوا میں راکھ یا صحرا میں سراب سے زیادہ نہیں ہوتی۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا کہ: ”جس شخص نے اپنے بھائی کو ”اے کافر“ کہہ کر بھلایا تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔ اگر گلا آدی واقعی کافر ہوا تو درست ہے ورنہ نہ کفر کہنے والے پر واپس پلٹ آئے گا۔“

صحیح بخاری میں آتا ہے کہ: ”جس نے کسی مومن پر کفر کا بہتان باندھا تو یہ اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔“ اس طرح شریعت اسلام میں مسلمانوں کے دین، عزت، مال اور عقل کو محترم قرار دیا گیا ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جہاں تک بس چلے تکفیر سے بچنا چاہیے، پھر فرماتے ہیں کہ زندگی میں ہزار کافر کافر نہ کہنے کی غلطی کرنا ایک مسلمان کا خون بہانے کی غلطی سے کہیں ہلکا ہے۔“

شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”ہر وہ شخص جو خیر کا خواہاں ہو، اسے چاہیے کہ اس مسئلے میں علم اور اللہ کی جانب سے برہان کے بغیر بات نہ

کا حامل ہے۔ روافض اور خوارج افراط و تفریط کے شکار ہیں۔ الحمد للہ! اہل سنت والجماعت تمام صحابہ کرام سے اور اہل بیت کے مومنین و صالحین سے ان کے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے محبت کرتے اور ان کی تعظیم کو اپنے لیے واجب گردانتے ہیں۔

ہم اپنی بات کو امام دارالبحر قاسم بن انسؒ کے اس قول پر ختم کرتے ہیں کہ جواز و اجازت مطہرات رضی اللہ عنہم اور خاص کرام المومنین عائشہ صدیقہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہا کی عزت و ناموس کے دفاع میں فرمایا ہے: ((من سب ابابکر جلد و من سب عائشہ قتل، قبل له لم؟ قال: من رماها فقد خالف القرآن)) (الصارم المسلول: ۵۷)

یعنی جس نے ابوبکرؓ کو گالی دی اسے کوڑے رسید کئے جائیں اور جس نے عائشہؓ کو گالی دی اسے قتل کر دیا جائے۔ ان سے کہا گیا ایسا کیوں؟ تو فرمایا کہ جس نے عائشہؓ پر بہتان تراشی کی اس نے بلاشبہ قرآن کریم کی مخالفت کی۔ علامہ حافظ ابن کثیرؒ نے قرآن مجید میں عائشہؓ کی پاکدامنی کی آیات کے نزول کے بعد بھی ان پر اہتمام بازی کرنے والے کے کافر ہونے پر علماء اسلام کا اجماع نقل کیا ہے کیونکہ وہ قرآن کا معابد ہے۔ (تفسیر ابن کثیر: ۳/۲۷۶) اللہ تعالیٰ ہمیں تمام امور میں راہ اعتدال پر قائم رکھے۔ آمین! ❀❀❀❀

ضرورت قاری برائے تراویح

مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور میں رمضان المبارک کیلئے تراویح میں خوش الحان قاری کی ضرورت ہے جو مضبوط منزل رکھتا ہو۔

منجانب: حافظ یار رفیق رحیمی ناظم مرکزی سیکرٹریٹ لاہور

فکر آخرت کانفرنس

26 جنوری 2014ء بروز اتوار مرکزی جامع مسجد اہلحدیث چک پنڈی گجرات میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا حافظ عبدالرزاق اظہر مدرس امام بخاری یونیورسٹی نے فکر آخرت پر مدلل خطاب کیا۔ بقیۃ السلف مولانا عبدالواحد سلفی اور مولانا محمد یونس صدیقی خطیب ملکوال، قاضی محمد رمضان صدیقی، مولانا عبدالرحمن خلیق، مولانا عبدالجبار سلفی نے خطابات کیے۔ نعت رسول مقبول ﷺ جناب فداء الرحمن طیب نے پیش کی۔ کانفرنس بر لحاظ سے کامیاب رہی۔ تمام مکاتب فکر کے لوگوں نے شرکت کی۔

اے اللہ! مسلمانوں پر مہربانی فرما۔ اے اللہ! ہر جگہ کے مسلمانوں پر کرم فرما، اے اللہ! انہیں اپنی خاص حفاظت عنایت فرما۔ اے اللہ! انہیں اپنی خاص حفاظت عطا فرما۔ اے اللہ! انہیں اپنی پاسبانی اور نگہداشت عنایت فرما۔ اے اللہ! انہیں مصیبتوں اور فتنوں سے بچا، اے اللہ! انہیں پائیدار امن و امان عطا فرما، اے ذوالجلال والا کرام! انہیں پائیدار امن و امان عطا فرما۔ اے اللہ! اس ملک کو اور مسلمانوں کے دیگر تمام ممالک کو امن عطا فرما۔ اے اللہ! شام میں مسلمانوں کی پریشانی ٹال دے۔ اے اللہ! شام، فلسطین، لیبیا، مصر، یمن، تیونس اور تمام مسلمان ملکوں میں مسلمانوں کی پریشانی دور فرما۔

اے اللہ! ان پر اپنی ایسی رحمت فرما کہ یہ تیرے علاوہ ہر کسی سے بے نیاز ہو جائیں۔ اے اللہ! اے ذوالجلال والا کرام! ان پر ایسی رحمت فرما کہ جس کے ذریعے ان کے سارے حالات سدھر جائیں۔ ان کا انتشار ختم ہو جائے، یہ اپس میں متحد ہو جائیں اور ان کے دلوں میں حق اور ایمان کی بصیرت پیدا ہو جائے۔ اے اللہ! زندہ اور فوت شدہ مسلمان اور مومن مردوں عورتوں کی بخشش فرما۔

اے اللہ! ہم پر اپنی بخشش نازل فرما، اے اللہ! ہمیں آگ سے آزاد فرما۔ اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ آمین یا رب العالمین!



حب الہی

بقیہ

پکڑی تاکہ خچر کو ہٹائیں، اس پر زیڈ نے کہا کہ اے ابن عم رسول اللہ! لگام چھوڑ دیجئے، ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ ہم علماء کا اسی طرح احترام کرتے ہیں تو زیڈ نے ابن عباسؓ کے ہاتھ کا بوسہ لے لیا اور عرض کیا کہ ہمیں اپنے نبی ﷺ کے اہل بیت کے ساتھ اسی طرح سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس قسم کے بہت سے واقعات دواوین سنت اور کتب سیرت میں مذکور ہیں۔ افسوس کہ امت مسلمہ کا ایک بڑا طبقہ اہل بیت کے تعلق سے گمراہ نظریات

کے، محض اپنے فہم اور اپنی عقل کی من مانی سے کسی آدمی کو اسلام سے نکالنے سے بچے کیونکہ کسی آدمی کو اسلام سے نکالنا یا اسلام میں داخل کرنا دین کے بڑے امور میں سے ایک ہے۔ اس مسئلے میں شیطان بہت سارے لوگوں کا ساتھی بن جاتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سمیت تمام مسلمانوں کو فتنوں اور برائیوں کی کھٹائیوں سے اور فساد اور آزمائشوں کے اسباب سے محفوظ رکھے۔ آمین!

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد، اے اہل اسلام!

ہم سر زمین حرمین کے اس مبارک ملک میں بہت ساری نعمتوں سے بہرہ مند ہیں جن میں سے اہم ترین توحید خالص کا عقیدہ اور شریعت کا نفاذ ہیں۔ اسی طرح دوسری نعمتیں ہیں جو درحقیقت نفاذ شریعت کے بابرکت اثرات ہیں جن میں امن و امان، خوشحالی اور فراوانی کی نعمتیں ہیں اور یہ سب ہمیں ایک ایسی دنیا میں حاصل ہے جس میں ہر طرف خوف اپنے خیمے گاڑ چکا ہے۔

اس لیے اس ملک کے فرزندوں پر واجب ہے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کریں، اس کی رضا کی جانب دوڑیں، اس کے حکم کی پاسداری کریں اور ایسے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور ہاتھ بٹائیں جن سے اللہ راضی ہو اور امن و امان کا دور دورہ ہو۔ استحکام، تعمیر اور اصلاح کو راہ ملے اور یہ تعاون ایمانی محبت اور اسلامی بھائی چارے کے مطابق اور فرمانروا اور رعایا کے حقوق کی پاسداری میں کیا جائے۔ جیسا کہ ہمارے رب کا فرمان ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدة: ۲)

”جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو۔“

یہی ذمہ داری مسلمانوں کے تمام ممالک کے باشندوں کی ہے کہ اللہ سے ڈریں اور ان کاموں پر اکٹھے رہیں جن سے اللہ راضی ہو اور جو اللہ کی کتاب اور اس کے پیغمبر ﷺ کی سنت کے موافق ہوں۔ اسی میں دنیا و آخرت کی فلاح و کامرانی اور سعادت مضمر ہے۔

حسد... ایک مہلک بیماری!

جناب محمد رمضان یوسف سلفی
فیصل آباد

خليفة اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص ملعون ہے جو کسی مومن کو نقصان پہنچائے یا اس کے ساتھ فریب کرے۔“ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور بلند آواز سے فرمایا: ”اے مسلمانوں کی جماعت! جو اپنی زبان سے اسلام کا نام لیتے ہو لیکن ایمان دل میں نہیں پہنچا، مسلمانوں کو ایذا مت دو اور نہ ان کو عار دلاؤ اور نہ ان کی عیب جوئی کرو۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیب جوئی کرے گا اللہ اس کے عیب کے پیچھے پڑ جائے گا اور جس کے عیب کے پیچھے اللہ پڑ جائے تو وہ اس کو رسوا کر دے گا، خواہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ چھپا ہو۔“ (ترمذی)

ایک موقع پر نبی ﷺ نے فرمایا کہ ”سب سے بڑا سود کسی مسلمان کو ناحق بے آبرو کرنا ہے۔“ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ: ”قریب ہے کہ نیکو کفر بن جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آجائے۔“ (تہذیب شعب الایمان)

پیارے اسلامی بھائیو! شیطان ہمارا ازلی دشمن ہے اور وہ مختلف انداز و اطوار سے ہمارے ایمان پر ڈاکہ زنی کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس کے بہکاوے میں ہرگز نہ آئیں اور مضبوط ایمان کے ساتھ شیطانی وساوس کو جھٹک دیں۔ جب ہم صحیح اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہوں گے اور ہمارے دل میں ایمان کی قوت ہوگی تو شیطان لعین ہمارا بال بھی بیکار نہ کر سکے گا۔ ان شاء اللہ

آخر میں قرآن پاک سے ایک آیت مبارکہ نقل کرتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿يَهْمُ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ ”کیا وہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس چیز پر کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے۔“

میرے بھائیو! اس فرمان الہی کو سامنے رکھ کر حسد سے بچو۔ اپنے مسلمان بھائی کو خوش حال دیکھ کر خوشی و مسرت کا اظہار کیا کرو اور اپنے لئے بھی خوش حالی کی دعا کیا کرو، اسی میں خیر و بھلائی اور دنیا و آخرت کی کامیابی کا راز پنہاں ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دے۔ آمین!



((دب اليكم داء الامم قبلكم الحسد والبغضاء الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولكن تحلق الدين)) (رواه احمد و ترمذی)

”تم میں پہلوں کی بیماری سرايت کر گئی ہے یعنی حسد اور بغض، یہ مونڈنے والے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بال مونڈتے ہیں بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتے ہیں۔“

(رواه احمد و ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ((اياكم والحسد فان الحسد ياكل الحسنات كما تاكل النار الحطب)) (رواه ابوداؤد)

”حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔“

کینہ کپٹ سے بچنے کے متعلق نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ”بدگمانی سے بچو، بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے اور لوگوں کے عیب نہ ٹٹولو اور جاسوسی نہ کرو اور نہ دھوکا دینے کے لئے سودے کا بھاؤ بڑھاؤ اور نہ آپس میں حسد کرو اور نہ بغض رکھو اور نہ نینیت کرو، اور نہ لاچکی بنو اور اے خدا کے بندو! آپس میں بھائی بنے رہو۔“

(بخاری و مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پیر اور جعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور سب بندے بخش دیئے جاتے ہیں جنہوں نے شرک نہیں کیا ہوتا۔ مگر جو شخص مسلمان بھائی کے ساتھ کینہ و کپٹ رکھتا ہے وہ نہیں بخشا جاتا اور فرشتوں سے کہہ دیا جاتا ہے کہ ان کو اس قدر مہلت دو کہ یہ آپس میں صلح کر لیں۔“ (صحیح مسلم)

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو دوسروں کو نقصان پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اس کو نقصان پہنچائے گا اور جو دوسروں پر تنگی کرے گا اللہ اس پر تنگی کرے گا۔“ (ابن ماجہ، ترمذی)

حسد اور کینہ وہ متعدی امراض ہیں کہ جس نے معاشرے کے بہت سے عابد و زاہد اور نیک اطوار افراد کو اپنی پلیٹ میں لے رکھا ہے۔ یہ حسد ہی کی فتنہ سامانیاں ہیں کہ ایک اچھا بھلا انسان شیطانی بہکاوے میں آکر مسلمان بھائی کے علم و فضل، مال و دولت، کاروبار، اولاد اور دینی و دنیوی ترقی سے اپنے دل میں کسک محسوس کرتا ہے۔ بسا اوقات وہ اپنی سوچ کے پیچھے چلتے ہوئے اس قدر آگے نکل جاتا ہے کہ وہ دوسروں کی دشمنی مول لینے سے بھی نہیں ملتا۔ وہ حسد کی آگ میں جلتے ہوئے اپنے نیک اعمال تو برباد کرتا ہی ہے بعض اوقات اپنی جان تک کو بھی ناحق ضائع کر دیتا ہے۔ اسلام جو امن و سلامتی اور خیر خواہی کا مذہب ہے، اس نے ہمیں باہم اخوت و محبت کا سبق دیا ہے اور مسلمان بھائی کی عزت و آبرو کی ہر طرح حفاظت کی تلقین و تاکید کی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ آج ہم اسلامی تعلیم سے منہ موڑ کر اخلاقی قدریں یا مال کر چکے ہیں۔ ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو جب تک رسوا نہ کر لے اسے چین نہیں آتا۔ ہر آن وہ اس فکر میں رہتا ہے کہ کس طرح وہ دوسرے بھائی کو نیچا دکھائے، اس کی ترقی کو زوال پذیر کرے، کیسے اس کے امن و سکون کو تباہ و برباد کرے۔ یہ کوئی افسانہ یا سنی سنائی بات نہیں بلکہ آج ہمارے آس پاس اس طرح کے واقعات عام ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ لوگ حسد و کینہ کے باعث ایک دوسرے کے خواہ مخواہ جانی دشمن بن جاتے ہیں اور آخر قتل و غارت گری پر یہ کھیل مٹیچ ہوتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آج ہم اسلامی تعلیم کو اپنائیں، اسی میں ہماری فوز و فلاح اور دینی و دنیوی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ نبی ﷺ کے ارشادات عالیہ ہمارے لئے آب حیات ہیں۔ حسد کے بارے میں نبی ﷺ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس سے اس کی سنگینی کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

تو روافض کے خلاف اور ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) کے حق میں ہیں۔ بعض قرائن کا یہاں ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

سیاق نص

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (احزاب: ۳۳)

جس سیاق میں وارد ہوا ہے وہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے متعلق ہے۔ آیت سے ما قبل اور مابعد کی آیات میں ازواج مطہرات ہی کا ذکر ہے۔ اگر سیاق و سباق سے ہٹ کر آیت بالا (آیت تطہیر) کو سمجھنے کی کوشش کی گئی جیسا کہ روافض نے کی ہے تو لفظاً و معناً کلام کے اندر بگاڑ اور خلل و فساد پیدا ہو جائے گا اور معنی کلام مستقیم نہیں رہے گا۔ آیت کا سیاق اللہ تعالیٰ کے اس قول سے شروع ہوتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيَّنَّتْهَا..... آيَاتِهِ﴾ (احزاب: ۲۸)

”یعنی اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں دنیوی زندگی کی زینیں پسند ہیں..... الخ“

سلسلہ کلام ربانی جاری ہے:

﴿يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَن يَأْتِ مَكْنً يَفْاجِئُهُ مُبَيَّنَةً يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ..... آيَاتِهِ﴾ (احزاب: ۲۸)

”اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو بھی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کرے گی (یعنی بد اخلاقی اور نامناسب رویہ نبی ﷺ کے ساتھ اختیار کرے گی) تو اسے دوہرا عذاب دیا جائے گا۔“

(کیوں کہ جن کے رتبے بلند ہیں ان کی مشکلات بھی زیادہ ہیں۔ بڑے لوگوں کی معمولی غلطیاں بھی بڑی شمار ہوتی ہیں) اسی طرح تم میں سے جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے گی اور نیک کام کرے گی تو اسے اجر بھی دوہرا دیں گے۔ آگے سورہ احزاب کی آیت ۳۳ میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو اپنے گھروں میں قرار سے رہنے اور جاہلیت کے زمانے کی طرح بناؤ سنگھار کے اظہار سے بچنے کی تلقین فرماتے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کا حکم

تحریہ
جناب مولانا
محمد اشفاق سلفی

حُبِ اہل بیت
رضی اللہ عنہم

اہل بیت لغت عرب میں سرفہرست بیوی کو، اس کے بعد گھر میں موجود افراد، بیٹے، بیٹیوں اور والدین وغیرہم کو، پھر تیسرے درجہ میں دیگر قرابت مندوں کو شامل ہے۔ قرآن کریم میں ”اہل“ کا لفظ حقیقت میں زوجہ کے لیے ہی استعمال ہوا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَلَمَّا قُضِيَ مَوْسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ﴾ (القصص: ۲۹)

یہاں موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ بجز ان کی بیوی کے کوئی اور نہیں تھا۔ عزیز مصر کی بیوی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مہم کرتے ہوئے اپنے شوہر سے کہا:

﴿مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا﴾

(یوسف: ۲۵)

”یعنی اس شخص کی کیا جزا (سزا) ہے جس نے آپ کی بیوی (اہل) کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا۔“

لوط علیہ السلام کی بابت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَانجِسْنَا وَاهِلَهُ لَا امْرَأَتَهُ﴾ (اعراف: ۸۳)

”ہم نے انہیں (لوط کو) اور ان کے اہل کو نجات دے دی سوائے ان کی بیوی کے۔“

گویا ”اہل“ میں بیوی داخل تھی اس لیے اس کا استثناء کیا گیا کہ وہ اپنے کفر کے سبب ہلاک ہونے والوں میں تھی، لہذا نجات سے محروم رہی۔ گویا یہاں لوط علیہ السلام کے اہل میں ان پر ایمان لانے والے لوگ مراد ہیں خواہ وہ رشتہ میں قریب کے رہے ہوں یا دور کے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی سے فرشتوں کے خطاب کی اللہ تعالیٰ نے یوں حکایت نقل کی ہے:

﴿قَالُوا اتَّعَجِبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحِمْتُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ﴾ (ہود: ۷۳)

”یعنی تم اللہ کے حکم اور اس کے فیصلہ (سلسلہ بشارت ولادت اسحاق علیہ السلام) پر تعجب کرتی ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں تم پر اے اہل بیت! بیشک اللہ تعالیٰ نہایت

تعریف اور بزرگی والا ہے۔

بیوی کے ساتھ گھر میں ایک ساتھ رہنے والے دیگر افراد خانہ مثلاً بال بچے اور ماں باپ وغیرہ کے لیے اہل بیت کا استعمال بھی قرآن کریم میں ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے سیدنا یوسف علیہ السلام کے متعلق خبر دی ہے کہ انہوں نے اپنے بھائیوں سے کہا:

﴿وَأَتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ﴾ (یوسف: ۹۳)

”یعنی تم اپنے تمام اہل کو (ملک مصر) لے آؤ۔“

یہاں اہل کے اندر یوسف کے والدین (یا والد یعقوب علیہ السلام اور ان کی اہلیہ) اور برادران یوسف اور ان کی بیویاں وغیرہ داخل تھیں۔ بہر حال ”اہل بیت“ ترکیب اضافی کے ساتھ قرآن کریم میں صرف زوجہ (بیوی) کے لیے استعمال ہوا ہے اور یہی اہل بیت کا حقیقی معنی اور مدلول ہے جیسا کہ زوجہ ابراہیم علیہ السلام کے لیے سورہ ہود آیت ۷۳ میں اور ازواج نبی علیہم السلام کے لیے سورہ احزاب آیت ۳۳ میں استعمال ہوا ہے۔ قرابت مندوں کے لیے ”اہل بیت“ کے لفظ کا استعمال مجازی طور پر ہے، لیکن روافض نے سورہ احزاب کی مذکورہ بالا آیت میں ”اہل بیت“ کا مصداق ”بچپن پاک“ کو سمجھ لیا ہے۔ گویا مجازی معنی کو حقیقی معنی و مدلول (ازواج) پر ترجیح دی ہے۔

حالانکہ اصولی طور پر لفظ اپنے حقیقی معنی پر محمول کیا جاتا ہے مگر یہ کہ دو شرطیں پائی جائیں تو مجازی معنی معتبر ہوتا ہے۔ اول یہ کہ کوئی ایسی رکاوٹ پائی جائے جو حقیقی معنی پر لفظ کو محمول کرنے سے مانع ہو۔ دوم یہ کہ کوئی قرینہ یا دلیل موجود ہو جو لفظ کو معنی مجازی کی طرف پھیر دے۔ الحمد للہ آیت احزاب (جو آیت تطہیر کے نام سے بھی جانی جاتی ہے) کے اندر دونوں مذکورہ بالا شرطیں مفقود ہیں۔ حقیقی معنی پر لفظ اہل بیت کو محمول کرنے کے لیے یہاں کوئی مانع ہے نہ کوئی قرینہ ہی موجود ہے۔ صرف زور زبردستی اور ہوائے نفس کی پیروی ہے۔ ورنہ دلائل و قرائن

فرماتا ہے اور اس کے بعد تمام احکام بالا پر عمل کرنے کی حکمت و غایت کا یوں اظہار فرماتا ہے:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (احزاب: ۳۳)

”یقیناً اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اسے اہل بیت (نبی کی گھر والیوں) تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔“

پھر آگے ازواجِ نبی کو خطاب ہے:

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُبْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ﴾ (الاحزاب: ۳۴)

”اور تمہارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی جو آیتیں اور حکمت یعنی رسول کی احادیث پڑھی جاتی ہیں ان کا ذکر کرتی رہو (یعنی ان پر عمل پیرا رہو)۔“

الغرض سیاق و سباق صراحتاً دلالت کرتے ہیں کہ آیت کریمہ میں ”اہل بیت“ سے مراد ازواجِ مطہرات ہیں۔ واذکورن ما یبلی فی بیوتکُن فی جو آیتیں اور حکمت یعنی رسول کی احادیث پڑھی جاتی ہیں ان کا ذکر کرتی رہو (یعنی ان پر عمل پیرا رہو)۔

الغرض سیاق و سباق صراحتاً دلالت کرتے ہیں کہ آیت کریمہ میں ”اہل بیت“ سے مراد ازواجِ مطہرات ہیں۔ واذکورن ما یبلی فی بیوتکُن فی جو آیتیں اور حکمت یعنی رسول کی احادیث پڑھی جاتی ہیں ان کا ذکر کرتی رہو (یعنی ان پر عمل پیرا رہو)۔

اضافت ازواج کی طرف کی گئی ہے ان ہی کو سورۃ احزاب کی آیت (۳۵) میں بیوت النبی کہا گیا ہے۔ گویا آپ ﷺ کے گھر ہی آپ کی بیویوں کے گھر تھے۔ یہ بیوت، آپ کے اور آپ کی ازواج کے درمیان مشترک تھے جہاں آپ ان کے ساتھ قیام فرماتے اور شبِ باشی کرتے تھے۔ لہذا جب لفظ ”البيت“ بغیر اضافت کے استعمال کیا جائے تو مذکورہ بالا تناظر اور سیاق و سباق میں اس سے وہی مشترک مکانات مراد ہوں گے جہاں آپ اپنی ازواج کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ لہذا جن گھر والوں پر کرامت و برکت اور تطہیر کے نزول کی بشارت آیت ۳۳ میں دی گئی ہے بجا طور پر اس کے اولین حقدار نبی کریم ﷺ اور آپ کی پاکیزہ بیویاں ہیں۔ (رضی اللہ عنہن) اہل بیت سے ازواجِ نبی کا اخراج خلاف نصوص ہونے کے ساتھ عقل، فطرت اور ذوق کے بھی منافی ہے۔

سبب نزول آیت

آیات مذکورہ بالا متعلقہ ازواجِ نبی ﷺ جن کا ایک حصہ آیت تطہیر بھی ہے، کے نزول کا سبب بھی اہل البیت سے ازواجِ مطہرات مراد ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ غزوۃ احزاب (جسے غزوۃ خندق بھی کہا جاتا ہے) کے بعد نبی ﷺ نے مشرکین کے حلفاء یہودی بنو قریظہ پر

چڑھائی کر دی، انہیں ہلاکت سے دوچار کیا اور ان کے گھر بار اور اموال کو مالِ غنیمت کی حیثیت سے مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔ اس طرح مسلمانوں کے اندر خوش حالی اور فارغ البالی آگئی اور انہوں نے اپنے مکانات کشادہ کئے اور بیویوں کے نفقات میں بھی اضافہ کر دیا۔ جسے دیکھ کر آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات نے بھی مزید نفقہ کا مطالبہ شروع کر دیا جس پر یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں۔ سورۃ احزاب کی آیت ۹ سے آیت ۳۳-۳۴ تک کو اسی پس منظر میں سمجھنا چاہئے۔

کمبل والی حدیث

مسند احمد اور سنن ترمذی میں ام سلمہ، عمر بن سلمہ (ربیب النبی ﷺ) اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی روایات جو متعدد سندوں سے آنے کے سبب ”صحیح لیس“ کے درجہ میں ہیں (کیوں کہ سندوں میں متعدد افراد پر کلام ہے۔ تاہم سب ملا کر حدیث درجہ صحت کو پہنچ جاتی ہے، نیز اس کی تائید صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مختصر منقول روایت سے بھی ہوتی ہے) یہ حدیث الکساء (کمبل والی روایت) بھی اس بات پر دال ہے کہ آیت احزاب میں اہل البیت سے ازواجِ مطہرات مراد ہیں۔ حدیث الکساء روافض کے نزدیک ان کے مزعومہ عقیدہ ”اہل بیت سے مراد پنجتن پاک ہیں“ کی مضبوطی و دلیل کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ حدیث ملاحظہ ہو: جب آیت تطہیر آیت (احزاب ۳۳) ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے علی، فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کو بلایا، انہیں ایک کمبل کے اندر کیا اور دعا فرمائی:

((اللهم هؤلاء اهل بيتي فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا)) (سنن و ترمذی، تفسیر سورۃ احزاب، حدیث: ۳۲۰۵)

اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان سے بھی رجس (ہر قسم کی گندگی) کو دور کر دے اور انہیں خوب پاک فرما دے۔“

انصاف سے غور کرنے پر یہ بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ آیت کریمہ (آیت تطہیر) مذکورہ بالا چاروں افراد اور ان کے علاوہ دیگر رشتہ دارانِ رسول ﷺ کے متعلق نازل نہیں ہوئی۔ ورنہ ان حضرات کو بلا کر ان کے حق میں دعائے تطہیر کا کیا معنی اور کیا فائدہ؟ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ

دعا کو سن کر جب ام سلمہ نے اپنے حق میں دعا کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”من اهل بيتي انت علی خیر“ تم تو میرے اہل بیت میں سے ہو ہی، تم تو پہلے سے ہی عظیم بھلائی پر ہو، لہذا تمہارے حق میں دعا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آیت کریمہ تو اصلاً تم ازواج ہی کے متعلق نازل ہوئی۔ علاوہ ازیں مذکورہ چار افراد اہل بیت رضی اللہ عنہم کو ”ہؤلاء اهل بيتي“ کہنا بھی ”اہل بیت“ کے لفظ کو ان کے حق میں محصور نہیں کرتا۔ اگر کوئی شخص اپنے چند دوستوں کی ایک ٹولی کی طرف اشارہ کر کے کہے ”ہؤلاء اصدقائي“ یہ لوگ میرے دوست ہیں، تو کوئی بھی عقل مند آدمی اس جملہ سے یہ نہیں سمجھ سکتا کہ متکلم (بولنے والے شخص) کا مذکور اور مشارالیہ کے علاوہ کوئی اور دوست نہ ہے۔ یہ ایک بدیہی امر ہے جس پر مزید دلیل پیش کرنے کی چنداں ضرورت نہیں، ورنہ بہت سی آیات بطور استدلال مذکورہ حقیقت پر پیش کی جاسکتی ہیں۔ پھر اگر ”اہل بیت“ سے مراد بشمول نبی ﷺ پانچ افراد کمبل والے مراد ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لے کر امام مہدی عائب جو کہ روافض کا بار ہواں امام معصوم ہے، تک بقیہ آٹھ یا نو ائمہ معصومین کہاں سے اہل البیت کے اندر گھس آئے؟

خلاصہ یہ کہ لغت عرب، لغت قرآن اور عرف عام جو آئمہ سے لے کر آج تک چلا آ رہا ہے کہ جب کوئی جہات معی اہلی کہے تو یہی معنی ہوتا ہے کہ میرے ساتھ میری بیوی بھی آئی، یہ تمام دلالت کرتے ہیں کہ بنیادی طور پر اہل البیت سے ازواجِ نبی ﷺ مراد ہیں، نیز یہ لفظ علی، فاطمہ اور حسین رضی اللہ عنہم کو بھی شامل ہے۔ اسی طرح بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے وہ تمام ایمان دار مرد و زن اہل بیت میں داخل ہیں جن کے لیے صدقہ و زکوٰۃ حرام ہے۔ جیسا کہ زید بن ارقم کی حدیث: ((اذکرکم اللہ فی اہل بیتي)) (صحیح مسلم: ۲۴۰۸) کے اندر صراحت آئی ہے کہ ازواجِ نبی اہل بیت میں داخل ہیں اور ان کے علاوہ بنی ہاشم اور بنو عبدالمطلب کے وہ مومنین بھی اس میں داخل ہیں جن کے لیے صدقہ حلال نہیں۔ البتہ غیر ہاشمیہ وغیرہ مطلبیہ بیوی کو صدقہ و زکوٰۃ کی حرمت شامل نہیں۔ یہی بات اعتدال پر مبنی ہے، محققین علماء اہل سنت نے اسی کو پسند فرمایا ہے اور تمام دلائل میں

تفہیم کی یہی صورت عمدہ ہے۔

ایک قابل غور پہلو

لفظ اہل بیت اپنے لغوی عموم کے لحاظ سے نبی کریم ﷺ کے تمام ایماندار رشتہ داروں کو شامل ہے۔ ازواج کے علاوہ بطور خاص اہل بیت کے اندر آپ کے صاحبزادگان قاسم، عبداللہ، ابراہیم اور آپ کی صاحبزادیاں زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنہم الجمعہ داخل ہیں۔ کیا کوئی شخص اس بات کی جرأت کر سکتا ہے کہ ان میں سے کسی ایک کو بھی اہل بیت سے خارج کر دے یا یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام کو ہر طرح کی آلائشوں سے پاک کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ پھر ان کے بعد آپ کے چچاؤں کا معاملہ ہے۔ حمزہ سید الشہداء اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما پھر آپ کے عم زاد جعفر، علی، عقیل، ابناء العباس، خاص کر عبداللہ بن عباس کیا یہ سبھی حضرات اہل بیت کے اندر داخل نہیں؟ اس پر مستزاد حضرت علیؑ کی بہت سی اولاد جیسے محمد بن الحنفیہ، عباس، زینب، ام کلثوم، کیا اہل بیت میں داخل ہونے کے مستحق نہیں؟

الحمد للہ آیت تطہیر، آیت احزاب (۳۳) عام ہے اور حدیث الکساء بھی چار افراد کے ساتھ مخصوص نہیں جیسا کہ اوپر گزرا، تو بھلا اہل البیت کو بختن پاک یا بارہ اماموں کے اندر محصور کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ پھر حسین رضی اللہ عنہما میں حسنؑ، حسینؑ، حسینؑ سے افضل ہیں۔ وہ علی اور فاطمہؑ کی پہلی اور سب سے بڑی اولاد ہیں، ان کی بھی اولاد و احفاد ہیں۔ لیکن یہ کیا تا انصافی ہے کہ حسنؑ کی کسی اولاد کو ائمہ معصومین میں شمار نہیں کیا جاتا؟ پھر اولاد حسینؑ کے اندر بھی امامت کے لیے کوئی ٹھوس قاعدہ اور فارمولہ انشاء عشریہ فرقہ کے نزدیک نہیں۔ جعفر الصادق رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے اسماعیل بن جعفر جن کی وفات والد کی حیات میں ہو گئی، شیعہ امامیہ مختلف فرقوں میں بٹ گئے، کسی نے اسماعیل ہی کو امام معصوم گردانا۔ یہ فریقہ امامیہ اسماعیلیہ کہلاتا ہے جس کی حکومت دولت فاطمیہ کے نام سے کئی صدیوں تک بلاد

مغرب اور مصر میں قائم رہی۔ کوئی اسماعیل بن محمد ہی کو مہدی منتظر مانتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ اسماعیل کے برادر جعفر صادق کی موت کے ۷۰ دنوں کے بعد انتقال کر گئے

اور اپنے پیچھے کوئی لڑکا نہ چھوڑا۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا بھی ایک بیٹا ”محمد“ نامی ہے جو امام غائب اور مہدی منتظر ہے۔ کوئی اسماعیل کے تیسرے بھائی محمد کی امامت کا قائل ہے جنہوں نے ۲۰۰ھ میں مکہ مکرمہ میں اپنی امارت و خلافت کا اعلان کیا اور ایک چھوٹی سی سلطنت قائم کرنے میں کامیاب بھی رہے۔ پھر ایک خاص طبقہ جعفر صادقؑ کے چھوٹے بیٹے موسیٰ بن جعفر یعنی موسیٰ الکاظم کی امامت اور عصمت کا مدعی ہے۔ اس طرح روافض کا مسئلہ امامت اور ائمہ کی تعیین بھی بجائے خود مضحکہ خیز ہے۔ مسئلہ امامت، اس کے سیاسی فوائد اور مذہب اسلام کے عقیدہ توحید و رسالت پر اس کے منفی اثرات اور مضمرات کا جائزہ لینے کے لیے کتب مطولات ملاحظہ کی جانی چاہئیں۔

مسئلہ عصمت

بہر حال ایک خاص بات جس کی طرف اشارہ ضروری معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ اہل البیت میں خواہ ازواج ہوں یا اولاد نبی یا دیگر قرابت مندان، کوئی بھی معصوم عن الخطاء نہیں۔ آیت تطہیر کسی کی عصمت پر دلالت نہیں کرتی۔ ورنہ بالفرق تمام ازواج مطہرات، اولاد ذکور و اناث اور آپ کے اعمام اور ان کے فرزندان تمام مسلمانان اہل بیت کو معصوم ماننا پڑے گا۔ علاوہ ازیں آیت تطہیر اور حدیث الکساء میں وارد لفظ تطہیر لغوی اور شرعی کسی بھی طور پر عصمت اور خطاؤں سے پاک ہونے پر دلالت نہیں کرتا۔ ”رجس“ لغت میں ”قدر، یخن“ گندگی اور بدبو کو کہتے ہیں۔ اسی لیے اس کا اطلاق ذنوب اور معاصی پر ہوتا ہے جیسے کفر و فسق وغیرہ۔ خطا پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا کہ یہ معنی سمجھا جائے کہ اہل بیت معصوم عن الخطاء ہیں۔ ان سے کسی غلطی کا صدور ممکن نہیں۔ ثانیاً: لفظ رجس ایسے لوگوں کے حق میں بھی استعمال ہوا ہے جن کی عدم عصمت یعنی جن کے غیر معصوم ہونے پر اجماع ہے۔ ایک دو مثالیں قرآن کریم سے ملاحظہ کی جائیں:

① اہل بدر جو تقریباً ۳۱۳ تھے، کے متعلق اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے:

﴿إِذْ يَغْشِيكُمْ النُّعَاسُ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنْزِلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ

الْأَقْدَامُ﴾ (الانفال: ۱۱)

آیت کریمہ میں اہل بدر جن کے غیر معصوم ہونے پر اتفاق ہے، انہیں آیت کریمہ میں تطہیر اور اذہاب ”الرجز“ جو ”الرجس“ کے ہم معنی اور ہم وزن ہے سے متصف کیا گیا ہے۔ بلکہ آیت تطہیر سورہ احزاب (۳۳) کے مقابلہ میں کسی قدر زیادہ اہل بدر کی منفیت بیان کی جا رہی ہے۔ ”ربط علی القلوب“ اور تثبیت الاقدام“ دلوں کو مضبوط کرنا اور قدموں کو جما دینا بھی منجملہ ان امور کے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اہل بدر سے وعدہ فرمایا۔ عامۃ المسلمین کے حق میں بھی تطہیر کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا:

﴿مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرْجٍ وَلَٰكِن يُّرِيدَ لِيُطَهِّرَكُمْ﴾ (مائدہ: ۶)

”اللہ تعالیٰ اپنے احکام کے ذریعہ تم پر سختی کا ارادہ نہیں رکھتا بلکہ وہ تو تمہیں پاک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔“

اگر ارادہ تطہیر کا مطلب ”عصمت“ (معصوم عن الخطاء) ہے تو ہر مسلمان کو معصوم عن الخطاء ماننا پڑے گا۔ اس قبیل کی متعدد آیات قرآن مجید میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ لہذا آیت تطہیر کا عقیدہ عصمت اہل بیت سے کوئی تعلق نہیں۔

خود حدیث الکساء عصمت کے دعویٰ کے خلاف دلالت کرتی ہے۔ وہ اس طور پر کہ جن چاروں افراد (علی، فاطمہ، حسن اور حسینؑ) کے حق میں آپ ﷺ نے دعا فرمائی وہ یا تو دعائے تطہیر سے قبل معصوم عن الخطاء تھے یا آپ کی دعا کے بعد معصوم ٹھہرے۔ اگر وہ سب اساسی طور پر معصوم تھے تو عصمت کی دعا کی ضرورت کیا تھی، تحصیل حاصل ہے۔ اور اگر دعا کے بعد معصوم قرار پائے اور پہلے سے معصوم نہ تھے تو شیعہ امامیہ کے قاعدہ کے مطابق قبل سے غیر معصوم، بعد میں معصوم قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ ان کے یہاں عصمت کوئیہ ہوتی ہے جو خلقت اور پیدائش کے ساتھ لازماً لگی ہوتی ہے، عصمت کسب نہیں ہوتی۔

آیت تطہیر اور خطاب تذکیر

آیت تطہیر سورہ احزاب کی آیت ۳۳ میں اللہ تعالیٰ ﴿لِيَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسُ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ عنکم فرماتا ہے جو مذکر کے خطاب کے لیے آتا ہے، اگر ازواج

نبی ﷺ مراد ہوتی تو ”عسکن“ لایا جاتا۔ ”کم“ مذکر کے لیے اور ”کن“ مؤنث کے لیے آتا ہے۔ اس طرح کا اعتراض اصل میں اصول و قواعد اور استعمال سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ یہ بات خواص کے ساتھ عوام بھی جانتے ہیں کہ لغت عرب میں اگر خطاب مذکر اور مؤنث دونوں کو شامل ہو تو مذکر کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے ورنہ مؤنث کا صیغہ لانے سے وہ خطاب عورتوں کے لیے مخصوص مانا جائے گا۔ اگر یہاں ”عسکنم“ کی جگہ ”عسکن“ لایا جاتا تو اہل بیت سے خود آپ ﷺ نکل جاتے اور یہ بات کسی طرح درست نہ ہوتی۔ ازواج مطہرات کو جو مقام تطہیر حاصل ہوا وہ تو نبی ﷺ کے سبب حاصل ہوا۔ علاوہ ازیں ”عسکنم“ میں ازواج کو شامل کر کے ان کے مقام کو مزید بلند و بالا کر دیا گیا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ ان تمام ازواج کو اپنے نبی ﷺ کے ساتھ ایک ضمیر ”کم“ کے اندر جمع فرما کر یہ بتانا چاہتا ہے کہ اس گھر کے افراد کے مابین کوئی فرق نہیں اور یہی ازواج امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے شایان شان بھی تھا۔ اگر ”کم“ کا خطاب صرف مذکر کو شامل ہے تو حدیث ”الکساء“ کے اندر بھی ”کم“ (تم لوگوں کو) کی ضمیر استعمال کی گئی ہے۔ اس طرح کمال کے اندر موجود افراد میں سے خود قاطعہ سیدہ نساء اہل الجنتہ (جنتی خواتین کی سردار) اہل بیت میں شامل ہونے سے رہ جائیں گی۔ فافہم!!!

اہل بیت کی تکریم

اہل بیت کے صالحین کا مناسب احترام جو غلو اور تنقیص سے پاک ہو، ان سے دلی محبت اور ان کے مقام و مرتبہ کی معرفت نبی کریم ﷺ کی محبت کا اہم تقاضا ہونے سے قبل ایک شرعی و دینی عمل بھی ہے جو یقینہ افراد امت سے مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ﴾ (الشوریٰ: ۲۳)

”یعنی اے نبی! آپ کہہ دیجئے کہ میں (وعظ و نصیحت اور دعوت و تبلیغ پر) تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا، مگر محبت رشتہ داری کی۔“

واضح ہو کہ آیت میں استثناء منقطع ہے تاکہ قرابت مندی کا خیال و لحاظ، وعظ و ارشاد کی اجرت قرار نہ پائے۔

لہذا معنی آیت یہ ہوا کہ میں تم سے اپنی دعوت کی کوئی

اجرت طلب نہیں کرتا البتہ تمہیں اپنی رشتہ داری یاد دلانا ہوں۔ کم از کم اس ناطے تو مجھے اذیت نہ پہنچاؤ، باہمی رشتہ داری کا تو پاس و لحاظ رکھو۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((انی تارک فیکم ثقلین: اولہما کتاب اللہ و اہل بیٹی، اذکرکم اللہ اہل بیٹی اذکرکم اللہ اہل بیٹی، اذکرکم اللہ اہل بیٹی)) (مسلم: ۲۶۰۸)

یعنی میں تمہارے درمیان دو گراں مایہ چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ان میں سب سے پہلی چیز اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے لہذا اس کو لو اور مضبوطی سے تھام لو، دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ تمہیں ان کے حقوق کے سلسلہ میں اللہ کو یاد دلانا ہوں، تین مرتبہ یہ جملہ دہرایا۔ یعنی ان کے حقوق و احترام کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے رکھو۔ یقیناً احترام صحابہ بالعموم اور احترام اہل بیت بالخصوص امت مسلمہ کے تمام افراد سے مطلوب ہے۔ تاہم قرآن و سنت کے دائرہ میں رہ کر احترام و اکرام مطلوب ہے۔ سنت رسولؐ کے مقابلے میں کسی کا کوئی احترام نہیں۔ چنانچہ نبی ﷺ کے متروکہ اموال میں وراثت جاری نہ ہونے کے قاعدہ پر خلیفہ اول، افضل امت ابو بکر صدیقؓ نے فاطمہؓ کے مطالبہ تقسیم ترکہ نبیؐ کو قبول نہیں فرمایا۔ کیونکہ حدیث صحیح ان کے پیش نظر تھی: ((لا نورث ما ترکنا فهو صدقة)) ہمارے مالوں میں وراثت نہیں ہو سکتی، ہمارا تمام متروکہ مال صدقہ ہے۔ (رواہ البخاری عن عائشہ: ۳۷۱۳)

احترام اہل بیت سے متعلق حضرت ابو بکر صدیقؓ کا یہ قول بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے:

((ارقبوا محمد ﷺ فی اہل بیئتہ)) (بخاری: ۳۷۱۳)

محمد ﷺ کا خاص خیال رکھو، ان کے اہل بیت کے احترام کے سلسلہ میں۔ نیز خلیفہ اول فرماتے ہیں:

((والذی نفس محمد بیدہ لقرابة رسول ﷺ

احب الی ان اصل من قرابتی)) (بخاری: ۳۷۱۲)

”واللہ! مجھے نبی ﷺ کے قرابت مندوں سے صلہ رگی

میرے اپنے رشتہ داروں کو صلہ رگی سے عزیز ہے۔“

محبت اہل بیت کے ساتھ ہمارے لیے بحیثیت

امت محمدیہ درج ذیل امور کی رعایت بھی ضروری ہے:

☆ اہل بیت کے شرف و نسب کو ملحوظ رکھتے ہوئے

اختلاط نسب اور جھوٹے دعویٰ سے پرہیز کیا جائے تاکہ اہل بیت اور غیر اہل بیت کے درمیان امتیاز قائم رہے۔

☆ اہل بیت کے صلحاء کے لیے نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہوئے ان پر بھی درود و سلام بھیجا جائے اور ان سے محبت و موالا پت کا رشتہ رکھا جائے۔

☆ اہل بیت کے محاسن و مناقب کا ذکر کیا جائے اور دیگر شرعی امور کی طرح اس معاملہ میں بھی غلو اور تنقیص سے بچتے ہوئے راہ اعتدال اختیار کی جائے۔ ان کی شان میں ہرزہ سرائی کرنے والوں یا بے جا غلو کرنے والوں پر لازماً رد کیا جائے۔

☆ اہل بیت کے جھوٹے مدعیان محبت اور ان میں سے بعض کے لیے عصمت کا دعویٰ کرنے والوں کو اہل بیت طہمین و طاہرین کے طریقہ و نہج کو اختیار کرنے کی تلقین اور شریعت محمدیہ کو لازم پکڑنے کی ہدایت کی جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خاص کر شیخین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے احترام کو ملحوظ رکھنے کی تاکید کی جائے جیسا کہ علی اور حسن و حسین وغیرہم رضی اللہ عنہم کا طریقہ تھا۔

☆ الحمد للہ! کبار صحابہ کرام، اہل بیت کا بہت زیادہ احترام ملحوظ رکھتے تھے اور نبی ﷺ کی وصیت کے مطابق ان کے مقام و مرتبہ کو پہچانتے تھے۔ چنانچہ امیر المؤمنین عمر بن الخطابؓ نے عام الرمادہ (قحط کے سال ۱۸ھ) میں نماز استسقاء کے لیے حضرت عباسؓ سے درخواست فرمائی۔ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ اس واقعہ سے استنباط کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اہل خیر و صلاح اور اہل بیت الغیہ سے دعا کی درخواست کرنے کا استحباب ثابت ہوتا ہے۔ نیز اس سے عباسؓ کی فضیلت اور عمرؓ کا عباسؓ کیلئے تواضع اور ان کے مقام و مرتبہ کی معرفت کا پتہ چلتا ہے۔ (فتح الباری: ۲/۳۲۱، دار السلام: ۱۰۱۰)

یقیناً اہل سنت کے نزدیک عمرؓ کا مقام، عباسؓ سے بہت اونچا ہے۔ اس کے باوجود حضرت عمرؓ نے نبی ﷺ کی وصیت بسلسلہ تکریم اہل بیت کے پیش نظر حضرت عباسؓ سے نماز استسقاء کی درخواست کی۔

☆ علامہ ذہبیؒ نے سیر اعلام النبلاء (۱۱/۳۱۵) میں امام شعیبؒ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ زید بن ثابتؓ نے اپنی ماں کے جنازہ پر نماز ادا کی، پھر ان کے پاس خیر لایا گیا تا کہ اس پر سوار ہوں تو ابن عباسؓ آئے اور انہوں نے لگام

﴿وَلَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَنْ يَأْخُذَنَّكَ لِحَبِطُكَ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (الزمر: ۶۵)

”یقیناً آپ کی طرف اور آپ سے پہلے (پیغمبروں میں سے ہر پیغمبر) کی طرف یہ وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کا ارتکاب کیا تو تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔“ ان واضح آیات کے باوجود بھی اگر ہم سوئے رہے تو ہمارا شمار مسلمانوں میں نہیں بلکہ کافروں اور مشرکوں میں ہوگا اور ہمارے سارے اعمال برباد ہو جائیں گے، جس کا اشارہ سورہ انعام میں کچھ اس طرح ہے:

﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (الانعام: ۸۸)

”اگر ان سے شرک کا ارتکاب ہو جاتا تو ان کے سارے اعمال اکارت جاتے۔“

شرک ایک ایسا گناہ ہے جو ہمارے سارے اعمال ضائع و اکارت کر دے گا اور جہنم کے ایسے گڑھے میں پھینک دے گا جہاں سے واپسی ممکن نہ ہوگی اور ہماری اخروی زندگی تباہ ہو جائے گی۔ اس وقت ہمارے کف افسوس ملنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا اور ہم ہمیشہ کے لئے جہنم کی خوراک ہو جائیں گے۔ انبیاء کرام سے شرک سرزد ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا کیونکہ انبیاء علیہم السلام معصوم عن الخطا ہیں، اس کے باوجود اللہ نے پیغمبروں کا نام لے کر یہاں تک کہ سیدنا محمد عربی ﷺ سے فرما دیا کہ شرک کی وجہ سے سارے اعمال اکارت و برباد ہو جائیں گے۔ یہاں مراد ان کی امتیں اور اخیر میں امت محمدیہ ہے کہ شرک نہایت خطرناک عمل ہے۔ شرک کی مثال و نمونہ کی ہے جس طرح دیمک ہماری محنتوں کو چاٹ جاتا ہے، ٹھیک اسی طرح شرک ہمارے اچھے اعمال کا صفایا کر دیتا ہے، جو بھی اس میں ملوث ہو گیا وہ تباہ ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ کو ایک وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا:

((لا تشرك بالله شيئا وان قتلت أو حرقت))

(مسند احمد)

”اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، اگرچہ تجھے قتل کر دیا جائے یا جلادیا جائے۔“

ان زندہ و جاوید صراحتوں کے بعد بھی ہماری

جناب مولانا صہیب احمد

شرک ناقابل معافی جرم!

کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

اگر ہم تھوڑی بہت عبادت کرتے بھی ہیں تو اس میں بدعت و شرک کی آمیزش ہوتی ہے جسے ہم اور آپ پرکھ نہیں سکتے۔ ملک پاکستان کی آبادی کروڑوں مسلمانوں پر مبنی ہے جو اپنے آپ کو صحیح مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اکثریت شرک و بدعت میں ملوث ہے جس کے سلسلے میں اللہ کا قطعی فیصلہ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (النساء: ۴۸)

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ شرک ہرگز نہیں معاف کرے گا البتہ اس کے علاوہ گناہ جس کے لئے چاہے معاف فرما دے گا۔“

اس آیت کریمہ سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ شرک کے علاوہ دوسرے گناہ تو معاف ہو سکتے ہیں خواہ وہ کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں مگر شرک اللہ کی نظر میں ایسا بدترین جرم ہے جس کو اللہ تعالیٰ کبھی بھی معاف نہ کریں گے اور ایسے بدکاروں کے لئے جنت حرام کر دی گئی ہے اور جہنم ان کی دائمی پناہ گاہ ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾

(المائدة: ۷۲)

”بلاشبہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں (مشرکوں) کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔“

اللہ تبارک و تعالیٰ نے شرک کو دوسرے مقامات پر ظلم سے تعبیر کیا ہے۔ ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ (سورة لقمان: ۱۳)

”یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔“

اس سے بڑی بات یہ ہے کہ اگر کسی نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو اس کے سارے اعمال ضائع و برباد ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک جتنے ادیان و مذاہب اس روئے زمین پر نمودار ہوئے مجھ اللہ مذہب اسلام کو جو مرتبہ حاصل ہوا وہ کسی دوسرے مذہب کو نہ مل سکا۔ جس کی بابت خداوند قدس خود فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾ (آل عمران: ۱۹)

”اللہ کے نزدیک سب سے محبوب دین اسلام ہے۔“

یہی وجہ ہے کہ آئے دن ہزاروں کی تعداد میں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور اللہ رب العزت کے اس فرمان ﴿ادخلوا فی السلم كافة﴾ ”تم سلامتی میں پورے پورے داخل ہو جاؤ“ کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ اتنی بڑی نعمت پانے کے باوجود آج کتنے بد نصیب مسلمان اسلام کے صحیح تقاضوں سے غافل اور اس کے حقوق کو پامال کئے بیٹھے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے کھلے لفظوں میں فرمادیا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾

(الذاریات: ۵۶)

”میں نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔“

اللہ نے ہماری پیدائش کا مقصد ہی عبادت و بندگی قرار دے دیا، اس کے باوجود ہم مسلمان اس اہم ذمہ داری سے کوسوں دور ہیں اور اس عظیم مقصد کو کھو دیا ہے، اللہ کے ذکر سے غافل ہیں۔ ہماری انہی کوتاہیوں کی وجہ سے آج کتنی مسجدیں ویران ہیں، جس کی پاداش میں ہمیں آئے دن طرح طرح کی آفات و مصائب سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (آل عمران: ۱۳۹)

”ختم اور فکر مت کرو یقیناً تم ہی سر بلند ہو گے اگر تم مؤمن ہو۔“

لیکن ہم نے اللہ کو اور اس کے نبی کے فرمودات کو بھلا دیا ہے، اسی وجہ سے آج ہمیں ہر موڑ پر ذلت و رسوائی

آنکھیں بند ہیں، ہم عقل سلیم کا استعمال نہیں کرتے، آخر ہم کب بیدار ہوں گے، ہماری آنکھوں پر کب تک پردہ پڑا رہے گا؟ قرآن کی واضح آیات اور نبی کی سچی شریعت ہمارے سامنے ہے، اس کے باوجود ہم شرکیہ و احقانہ نعرے کیوں بلند کرتے ہیں، جبکہ قرآن پاک پکار پکار کر یہ کہہ رہا ہے:

﴿كَذَلِكَ بَيَّنَّ اللَّهُ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ﴾ (الحج: 62)

”یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جن کو وہ پکارتے ہیں باطل ہیں۔“

اب ضرورت ہے کہ ہم قرآن کریم کے مفہیم کو اچھی طرح سمجھیں اور اسی نسخہ کیسیا کی ہدایات کے مطابق اپنی زندگی گزاریں اور قرآن کی اس آیت کو اپنا لائحہ عمل تصور کریں۔

﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾

(النساء: 36)

”تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔“

ورنہ ہمارے اور کفار کے مابین جو حد فاصل ہے وہ فوت ہو جائے گا اور اس طرح سے ہمارا طرہ امتیاز ہم سے کھو جائے گا اور ہم زمرہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔ مسلمان کے گھر میں جنم لینے یا کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ زبان سے ادا کرنے سے ایک انسان مسلمان نہیں ہو جاتا بلکہ اس کے کچھ تقاضے ہیں جن کی تکمیل کے بعد ہی ایک سچا مسلمان ہو سکتا ہے۔ ورنہ ہمارے یہ دعوے خام خیالی پر مبنی ہوں گے اور روز محشر ہم شرمندہ ہوں گے، اس دن ہماری چیخ و پکار بے سود ہوگی۔ اس دن ہمارے معبودان باطلہ کچھ کام نہ آئیں گے بلکہ وہ قہر الہی سے پریشان ہوں گے اور ہم خائب و خاسر ہوں گے۔

شرک ایک تباہ کن مرض ہے جس کی دوا قرآن کریم کی تابندہ آیتیں اور معالج نیک و صالح علماء ہیں۔ شرک ایسا خطرناک مرض ہے جس کی تشخیص ایک ماہر معالج ہی کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ﴾

(سورۃ یوسف: 106)

”اللہ کو ماننے والے اکثر مشرک ہیں۔“

اللہ کا یہ فرمان کافی اہمیت کا حامل ہے اور ہمیں ایک نئی سمت کی طرف لے جاتا ہے کہ شرک کی تشخیص اتنی آسانی سے نہیں ہو سکتی اور ایک سچا نمونہ بھی اپنے آپ کو شرک کے پھندے سے محفوظ نہیں کر سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر اس سے آگاہ کیا ہے۔ ارشاد ہے:

﴿فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا﴾ (البقرہ: 22)

”تم اللہ کے لئے کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔“

تو پھر ہمیں غیروں کے پاس جانے یا ان کے سامنے سر جھکانے کی کیا ضرورت ہے جبکہ اگر ان سے پوچھا جائے کہ آسمان زمین کس کی تخلیق ہے تو یقیناً ان کی زبان پر اللہ کا ہی نام آئے گا۔ جیسا کہ اللہ رب العزت خود فرماتے ہیں:

﴿وَلَكِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ﴾ (زخرف: 9)

”اگر آپ ان سے پوچھیں کہ زمین و آسمان کس نے پیدا کئے؟ تو یقیناً وہ کہیں گے کہ اللہ نے پیدا کیا۔“

رہی وسیلہ کی بات تو اس کے بارے میں صراحتاً ارشاد ہے:

﴿وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ﴾ (المائدہ: 35)

”تم اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔“

یعنی اعمال صالحہ کے ذریعہ سے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو نہ کہ بزرگوں کے عمل سے، جب اللہ نے کھلے لفظوں میں فرما دیا کہ

﴿نحن أقرب إليه من حبل الوريد﴾ میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں تو پھر غیر اللہ سے مانگنے کی کیا ضرورت ہے.....؟؟

افسوس ان واضح آیات کے بعد بھی آج مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت مشرکین عرب کی طرح توحید ربوبیت کی تو قائل ہے لیکن توحید الوہیت کی منکر ہے۔ اسی وجہ سے وہ مانوق الاسباب طریقے سے غیر اللہ سے امیدیں وابستہ رکھتی ہے اور غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دیتی ہے۔ ان سے استمداد اور استغاثہ کرتی ہے۔ جبکہ قرآن عظیم علی الاعلان کہتا ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾

(غافر: 60)

”تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری

دعائیں قبول کروں گا۔“

دوسرے مقام پر کچھ یوں کہا گیا ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾ (البقرہ: 186)

”میرے بندے تم سے میرے بارے میں پوچھتے ہیں تو میں قریب ہوں، پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے تو اسے سنتا ہوں۔“

بہت ساری سہولیات اور نعمتوں کے باوجود آج کتنے مسلمان شرک و بدعات میں مبتلا ہیں، انہوں نے اللہ کے فرمودات اور نبی ﷺ کی شریعت کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ آج مسجدیں تو ویران ہیں لیکن شرک کے مراکز آباد ہیں۔ سجدے جو اللہ کے لئے خاص ہیں غیر اللہ کیلئے کیے جا رہے ہیں۔ فریادری اللہ کے بجائے غیر اللہ سے کی جاتی ہے اور اس کے بعد ہم اللہ کی رحمتوں اور نعمتوں کے خواہاں نظر آتے ہیں۔ اللہ ہدایت دے ایسے مسلمانوں کو جو اللہ کو بھول کر غیر اللہ کی طرف رخ کرتے ہیں۔ اے اللہ! اس نازک مرحلے میں ہماری مدد فرما اور شرک جیسے گھناؤنے عمل سے محفوظ رکھنا۔ آمین!



ساتویں سالانہ تعارفی نشست ۲۰۱۳ء

دارالعلوم محمدیہ شیخوپورہ کی جانب سے 23 مارچ 2014ء بروز اتوار صبح 10:00 بجے فارغ التحصیل طلباء جامعہ ہذا کی تعارفی نشست منعقد کی جارہی ہے جس میں آپ کی شرکت از حد ضروری ہے۔ بروقت تشریف لاکر شکریہ کا موقع دیں۔ پروگرام کے آخر میں حضرت مولانا پرویز رحمانی صاحب مدظلہ العالی ارشاد فرمائیں گے۔

منجانب: قاری عبدالحفیظ ناظم جامعہ ہذا 0334-4968364

خطبہ جمعۃ المبارک

28 مارچ کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد سبحان اللہ A.B.C روڈ گلشن حیات فیصل آباد میں مقرر رؤیثان حضرت مولانا صاحبزادہ محمد زبیر قاسمی حافظ آبادی ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ منجانب: شیخ محمد سلیم و انتظامیہ جامع مسجد ہذا

خطیب کے ضرورت مند متوجہ ہوں

قاری محمد زاہد سلفی ولد مشتاق احمد فاضل دارالدعوة السلفیہ ستیانہ بنگلہ فیصل آباد ان دنوں فارغ ہیں۔ موصوف کا کسی تحریک سے تعلق نہیں۔ احباب درج ذیل نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

وسطی افریقہ میں مسلمانوں کی نسل کشی

تحریر: جناب پروفیسر محمد یلین نظفر

چاہیے تھی۔ لیکن عالم اسلام کی مجرمانہ خاموشی سمجھ سے بالاتر ہے۔ کوئی ایک بھی ملک ایسا نہیں جس نے اس پر احتجاج کیا ہو، یا اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہو کہ وہ یہ کشت و خون بند کروائے اور انتہا پسند عیسائیوں کو لگام ڈالے۔ انڈونیشیا سے لیکر مراکش تک ستاون اسلامی ممالک بے شمار قدرتی وسائل سے مالا مال ہیں اور ذریعہ ارب مسلمان بے بسی کی تصویر بنے اپنے مسلمان بھائیوں کو کٹا مروتا اور جلتا دیکھ رہے ہیں، لیکن کسی کی زبان پر احتجاج نہیں۔

اس کے مقابلے میں اگر وہاں ایک بھی عیسائی قتل ہوتا تو پورے یورپ کا میڈیا ایک طوفان اٹھا دیتا اور تمام عیسائی ممالک بدلہ لینے کے لیے انتہائی اقدام اٹھاتے اور ان کی مدد کے لیے امن افواج راوند کرتے۔ اقوام متحدہ الگ سے مدد جاری کرتا اور مسلمانوں کے خلاف پابندیوں کی قرارداد سلامتی کونسل سے منظور کرواتا۔

مگر مقام افسوس ہے کہ پاکستان میں بھی کسی سیاسیا دینی جماعت نے اس پر احتجاج نہ کیا اور نہ ہی اخبارات میں احتجاجی بیان جاری کیا۔ ماسوائے چند تنظیموں کے جن کے بارے میں پہلے ہی امریکہ اور یورپ کو شکایات ہیں۔

ہم ان سطور کے ذریعے پورے عالم اسلام کے حکمرانوں اور پاکستان کی اعلیٰ قیادت، سیاسی اور دینی جماعتوں کے قائدین کو باور کرانا چاہتے ہیں کہ وہ ہوش کے ناخن لیں۔ اس مصیبت کے وقت میں اپنے مسلمان بھائیوں کی فوری مدد کریں۔ قتل عام کو روکوانے اور ان کی بقاء اور آباد کاری کے لیے ہر ممکن تعاون کریں۔ انتہا پسند عیسائیوں کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل میں شدید احتجاج کریں اور اپنا حق استعمال کرتے ہوئے فوری اور ہنگامی قدم اٹھائیں۔ ورنہ یاد رکھیں یہ آگ ہر جگہ پہنچ سکتی ہے۔ پاکستان میں کسی ایک عیسائی کو خراش بھی آجائے تو پوری عیسائی دنیا حتیٰ کہ ان کے پوپ آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن اس قدر قتل عام پر ان سب کی خاموشی بجائے خود مجرموں کی پشت پناہی کے مترادف ہے۔



آگ لگا دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض ایسی ویڈیوز بھی جاری ہوئی ہیں جن میں زندہ مسلمانوں کو جلا دیا گیا۔ ان کے سر پتھروں سے کچلے گئے۔ زندہ انسانوں کے اعضاء کاٹ دیے گئے۔ ان کے دو ٹکڑے کیے گئے اور اس پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ روگٹے کھڑے کر دیئے والے ایسے لاتعداد مناظر جنہیں کوئی بھی صاحب دل دیکھ نہیں سکتا۔ وسطی افریقہ کے مسلمانوں کے ساتھ ہونے والے سارے ہولناک اور دلخراش مناظر شوشل میڈیا پر موجود ہیں۔ لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ پوری دنیا کا میڈیا خاموش ہے۔ خاص کر اسلامی دنیا کے سینکڑوں چینلز اور ہزاروں اخبارات میں شرمناک حد تک سکوت طاری ہے۔ کوئی چینل یا اخبار مسلمانوں کے حق میں آواز نہیں اٹھاتا۔ جبکہ انتہا پسند عیسائی مسلمانوں کی نسل کشی کر رہے ہیں۔ بعض معتبر ذرائع جن میں بی بی سی اردو نے گذشتہ دنوں یہ خبر دی تھی کہ وسطی افریقہ کے دارالحکومت بنگوئی میں مسلمانوں پر وحشیانہ حملے ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے جس کی وجہ سے مسلمان نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق تیس ہزار مسلمان پڑوسی ملک چاڈ اور دس ہزار کیمرون میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے ہیں۔ فرانس نے اپنی فوج بھیجی ہے لیکن وہ بھی مسلمانوں کے قتل عام میں برابر کی شریک ہے اور مقامی عیسائی باشندوں کو اسلحہ تقسیم کرتی ہے۔ بلکہ فرانس کے زیر سرپرستی عیسائیوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکا کر ”اینٹی بلاکا“ نامی تنظیم بنائی گئی۔ پھر تیزی سے اس تنظیم کو مسلح کیا گیا۔ اکتوبر ۲۰۱۳ء میں فرانس نے باقاعدہ حکومت مخالف تحریک شروع کروا کر ملک میں خانہ جنگی کو ہوا دی جو ہزاروں مسلمانوں کی جان لے چکی ہے۔

یہ سارا منظر اس قدر بھیانک، ہولناک اور دلخراش ہے کہ اس پر پوری امت مسلمہ کو متحد ہو کر آواز اٹھانی

عالم اسلام اس وقت جس سپرسی اور زبوں حالی کا شکار ہے، وہ تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے۔ گذشتہ ایک صدی سے مسلمانوں کا تسلسل کے ساتھ قتل عام ہو رہا ہے۔ انہیں گھر سے بے گھر اور نقل مکانی پر مجبور کیا جا رہا ہے، ان کے وسائل پر زبردستی قبضہ کیا جا رہا ہے۔ ایسی مثال تاریخ انسانیت میں بھی نہیں ملتی۔

ابھی مسلمان فلسطین، کشمیر، عراق، افغانستان، شام اور برما میں قتل و غارت کے دلخراش مناظر نہیں بھولے کہ ایک اور آفت و مصیبت وسطی افریقہ کے مسلمانوں پر ڈھادی گئی۔ جہاں کئی مہینوں سے آگ اور خون کا کھیل سرکاری فوج کی سرپرستی میں کھیلا جا رہا ہے اور ہزاروں مسلمانوں کا نہایت بے دردی سے قتل عام کیا جا رہا ہے۔

وسطی افریقہ جسے Middle Africa یا Central Africa سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اگرچہ وسطی افریقہ میں درج ذیل ممالک شمار کیے جاتے ہیں: برونڈی، جمہوریہ وسطی افریقہ، چاڈ، جمہوریہ کانگو اور روانڈا، بدقسمتی سے یہ سارے ممالک بد امنی کا شکار ہیں۔ لوگوں میں جہالت اور غربت انتہا درجہ پر ہے۔ تمام ممالک میں خانہ جنگی ہے۔ ان میں وسطی افریقہ محفوظ تھا لیکن گذشتہ چند مہینوں سے انتہا پسند عیسائی ملیشیاؤں نے مسلمانوں کا قتل عام شروع کیا۔ وسطی جمہوریہ افریقہ جس میں مارچ ۲۰۱۳ء میں ۲۵ فیصد تک آبادی رکھنے والے مسلمانوں کا نمائندہ ایک شخص ”مشعل جوینیدا“ پہلی بار ملک کا صدر کیا بنا کہ مسلمانوں کی تو شامت کا آغاز ہو گیا چنانچہ مسلمان صدر نے مسلمانوں کے قتل عام کو روکنے کے لیے صدارت سے استعفیٰ دیا۔ لیکن عیسائی انتہا پسندوں نے قتل و غارت کا سلسلہ جاری رکھا اور جن جن کر مسلمانوں کو نہ صرف اذیت ناک سزا دیتے ہیں بلکہ ان کا مثلہ کرتے ہیں۔ قتل کے بعد ان کی لاشوں کو سڑکوں پر گھسیٹے ہیں اور

محدث شام عبدالقادر رناؤوط سے ملاقات

تحریر: مولانا عبدالملک مجاہد، الریاض

دمشق میں جن شخصیات نے قرآن و سنت کی دعوت کو پھیلانے میں نمایاں کردار ادا کیا ان میں شیخ عبدالقادر الرناؤوط کا نام سرفہرست ہے۔ البانیہ سے تعلق رکھنے والے شیخ عبدالقادر کا اصل نام قدری تھا۔ شیخ 1928ء میں یوگوسلاویا کے ایک صوبہ کوسوفو میں پیدا ہوئے، ان کی عمر تین چار سال کی تھی جب ان کے والد کوسوفو سے ہجرت کر کے دمشق آگئے۔ اس دور میں سریہوں نے ظلم و ستم کی انتہاء کر دی تھی جس سے بچنے کے لیے یہ اپنے خاندان کے ہمراہ 1932ء میں ہجرت کرتے ہیں۔

دمشق میں پلے بڑھے اور یہیں تعلیم حاصل کی۔ محدث عصر علامہ ناصر الدین البانیؒ کے ہم عصروں میں سے تھے۔ میں جب دمشق گیا تو مجھے شیخ عبدالقادر الرناؤوط سے ملنے کا بڑا شوق تھا۔ ان کی بڑی شہرت تھی۔ میں نے اپنے میزبان یا سرطباع سے ذکر کیا کہ میں کسی بھی طرح ان سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں مگر کیسے اور کیونکر ملاقات ہو اور کون ملاقات کروائے.....! اگلے روز جمعہ کا دن تھا۔ میں نے کہا کہ آج کا جمعہ ہم شیخ عبدالقادر کی اقتداء میں ادا کریں گے۔ شیخ اس زمانے میں الحزۃ کے علاقے میں جامع مسجد الحمدی میں جمعہ پڑھاتے تھے۔ ”الحزۃ“ دمشق کے نہایت پوش علاقوں میں سے ایک ہے۔ ہم لوگ جب جمعہ کی ادائیگی کے لیے مسجد میں پہنچے تو مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ مسجد 1971ء میں بنائی گئی، مسجد بڑی خوبصورت اور خاصی بڑی ہے۔ ہمیں آخری صفوں میں جگہ ملی۔ شیخ کا خطبہ بڑا زور دار اور قدرے لمبا تھا۔ یہ 1990ء کی بات ہوگی، اس لیے میں یہ دعویٰ تو نہیں کروں گا کہ مجھے ان کے خطبے کا موضوع بھی یاد ہے تاہم ان کی آواز بڑی پاٹ دار اور بلند تھی۔ جس چیز کو میں نے نوٹ کیا کہ مسجد میں لوگوں کی بہت زیادہ تعداد موجود تھی۔ میرا خیال ہے کہ مسجد سے ملحق چھوٹے سے باغچے میں بھی لوگ ہوں گے۔ جیسے ہی نماز

ختم ہوئی لوگوں نے سوالات کرنا شروع کر دیے۔ ہم تو مسجد سے باہر تھے انہیں دیکھ نہیں رہے تھے مگر لوگ تھے کہ جم کر بیٹھے ہوئے شیخ کے فتویٰ سن رہے تھے۔ یقیناً کافی لوگ چلے بھی گئے مگر اکثریت بیٹھی ہوئی تھی۔

ہمارے میزبان نے اس دوران سوچا کہ کوئی سفارش مل جائے جس کی وساطت سے شیخ صاحب تک رسائی حاصل ہو جائے۔ مسجد کی دیوار کے ساتھ کھڑے ایک متوسط قد و قامت والے امین لطفی کے ساتھ میرا تعارف کروایا گیا کہ یہ شیخ صاحب کا معتد خاص ہے۔ ہم نے اس سے درخواست کی کہ ہم شیخ صاحب سے ملنا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ آج تو ملاقات کی کوئی صورت نہیں۔ آپ ان سے صرف ہاتھ ملا سکتے ہیں۔ شیخ صاحب آج نہایت مصروف ہیں۔ انہوں نے ابھی شہر سے باہر ایک گاؤں میں شادی میں شرکت کے لیے جانا ہے۔ وہاں انہوں نے نکاح پڑھانا ہے۔ اگلے دن غالباً میں نے واپس آنا تھا یوں خاصی مایوسی ہوئی۔ خیر امین لطفی صاحب نے جس طرح انکار کیا اور شیخ صاحب کی مصروفیات بتائیں اس سے میں مایوس تو ضرور ہوا۔ یاسر مجھے کہنے لگا کہ چلو واپس چلتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ابھی شیخ صاحب سوال و جواب کا سلسلہ ختم کر کے مسجد سے باہر نکلتے ہیں تو ان سے ہاتھ تو ملائیں، ان کی زیارت تو کریں پھر دیکھنا کہ ان شاء اللہ خیر ہو جائے گی۔ ویسے بھی ہمیں سوائے دوپہر کے کھانے کے شام تک کوئی خاص کام نہ تھا۔

سوال و جواب کا سلسلہ ختم ہوا اور شیخ عبدالقادر مسجد سے باہر نکلے تو لوگوں کا انہوہ ان کے ساتھ ساتھ تھا جو ان سے ہاتھ ملا رہا تھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ دونوں طرف لوگوں کی لائنیں بن گئیں اور لوگ آگے بڑھ کر ان سے مصافحہ کر رہے ہیں۔ میں بھی لائن میں لگ گیا۔ جیسے جیسے شیخ باہر آتے گئے لائن بڑھتی چلی گئی اور میں بھی آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ بتدریج رش کم ہوتا چلا گیا۔

میرے پیچھے ابھی بھی کچھ لوگ باقی تھے کہ میری بھی باری آگئی۔ میں آگے بڑھا ان کا سر چوما اور آہستہ آہستہ سے کہا کہ شیخ میرا نام عبدالملک مجاہد ہے۔ پاکستان لاہور سے تعلق رکھتا ہوں، ریاض میں مقیم ہوں اور مکتبہ دارالسلام کا مدیر ہوں۔ آپ سے ملاقات کی بڑی خواہش تھی، اب وہ رک گئے۔ میرا ہاتھ انہوں نے بڑی شفقت بھرے انداز میں لے لیا اور اسے سہلاتے ہوئے کہنے لگے ”شیخی“ شام تک تمہاری کیا مصروفیات ہیں؟ میں نے کندھے اچکائے اور کہنے لگا کہ کوئی خاص نہیں، اب وہ گویا ہوئے کہ میں ایک شادی پر جا رہا ہوں۔ تم نے کبھی کوئی شادی دیکھی ہے؟ میں بولا کبھی نہیں۔ تو پھر کیا خیال ہے کہ تمہیں شادی پر اپنے ساتھ لیے چلتے ہیں۔ راستہ میں باتیں بھی ہو جائیں گی اور تم شادی بھی دیکھ لو گے۔ میں نے عرض کی کہ شیخ! اس سے بڑی سعادت کیا ہو سکتی ہے۔ انہوں نے سامنے کی طرف دیکھا، قدرے دور امین لطفی صاحب نظر آ رہے تھے۔ انہوں نے آواز دی ”امین لطفی“ اور وہ بھاگتا ہوا آیا۔ شیخ نے میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں پکڑا تو ہوئے کہا کہ میرے اس مہمان کو میری گاڑی میں بٹھا دو، یہ ہمارے ساتھ شادی میں شرکت کے لیے جائے گا۔

سبحان اللہ! کہاں چند منٹ پہلے امین لطفی کہہ رہا تھا کہ ناممکن ناممکن، شیخ آج شام تک نہایت مشغول ہیں اور کہاں یہ سعادت کہ مجھے ان کی گاڑی میں بٹھانے کا حکم صادر ہو رہا ہے۔ مجھے آج تک امین لطفی کا چہرہ نہیں بھولا۔ وہ سخت شرمندہ تھا۔ اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑ رہی تھیں کیونکہ اس نے تو مجھے شدید مایوس کیا تھا۔ خیر ساتھ سڑک پر شیخ صاحب کی گاڑی کھڑی تھی۔ نئی نویلی خوبصورت گاڑی جس میں ایک قدرے بھاری قسم کا بڑا ہی خوبصورت نوجوان بڑا قیمتی لباس پہنے ہوئے سٹیرنگ سیٹ پر بیٹھا ہوا شیخ صاحب کا انتظار کر رہا تھا۔ امین لطفی صاحب نے اس سے کہا کہ یہ شیخ صاحب کا مہمان ہے اور یہ بھی شادی میں شرکت کیلئے جائے گا۔ محمد نے میرے لیے گاڑی کا پیچھلا دروازہ کھول دیا۔ میں نے یاسر طباع کو ہاتھ ہلا کر الوداع کیا اور کہا کہ ان شاء اللہ مغرب تک ہم لوگ واپس آجائیں گے۔ اس وقت تک کے لیے اللہ حافظ۔

شیخ عبدالقادر ابھی تک لوگوں سے ہاتھ ملانے میں

مصرف تھے کہ ہمارا شیخ صاحب کے ذرائع سے تعارف ہو گیا۔ یہ شخص کوئی عام آدمی نہ تھا بلکہ دمشق میں سعودی سفارت خانہ کے تاجر مدیر مرکز الدعوة والارشاد تھے۔ یہ گاڑی بھی شیخ صاحب کی نہیں بلکہ انہی سعودی سفارتکار محمد القحطانی صاحب کی تھی۔ جب میں نے ان کو بتایا کہ میں ریاض میں مقیم ہوں اور نشر و اشاعت کے کاروبار سے منسلک ہوں تو بڑے خوش ہوئے۔ انہوں نے سیٹ پر بیٹھے بڑی گرجوٹی سے ہاتھ ملایا اور ہم آپس میں گپ شپ کرنے لگے۔ چند منٹوں کے بعد شیخ عبدالقادر بھی تشریف لے آئے اور ہمارا رخ حلب روڈ پر طیورہ نامی بستی کی طرف تھا۔ اس روز مجھے ”ریف دمشق“ یعنی دمشق کے نواحی علاقے دیکھنے کا موقع مل گیا۔ بلاشبہ دمشق کے نواحی علاقے خاصے درخیز تھے۔ کھیتوں میں فصلیں اگی ہوئی تھیں۔ زیتون کے درخت دور دور تک نظر آ رہے تھے۔ مگر یہ بات بھی بتانے والی ہے کہ پنجاب جیسی ہریالی کا یہاں کوئی تصور نہیں۔ پنجاب میں تو حدنگاہ تک سوائے سبزہ کے آپ کو کچھ نظر نہیں آتا۔

راستہ میں شیخ صاحب سے مکمل تعارف ہوا۔ وہ اگلی سیٹ پر بیٹھے بڑی محبت اور شفقت سے میرے سوالوں کے جواب دے رہے تھے۔ میں نے ان کو اہل حدیث پاکستان، ہندوستان کا تعارف کروایا۔ مختصراً پاکستان و ہندوستان کی تاریخ بتائی اور انہیں بتایا کہ ہمارے علماء نے کس طرح قرآن و سنت کی دعوت کو پھیلانے کے لیے جدوجہد اور قربانیاں دی ہیں، انہوں نے علماء اہل حدیث کی قربانیوں کو سراہا اور ان کی تصنیفی خدمات کی تعریف کی۔ تحفہ الاحوذی کا ذکر ہوا۔ دیگر کتابوں کے بارے میں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جو بھی عالم دین ہے وہ ہندوستان و پاکستان کے علماء کی تصنیفی خدمات سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ ہماری گفتگو جاری تھی کہ ہماری منزل مقصود آگئی۔ طیورہ کوئی بڑا گاؤں نہ تھا۔ میرا اپنا اندازہ ہے کہ یہ نو جوان جس کی شادی میں ہم شرکت کے لیے آئے تھے شیخ صاحب کا کوئی شاگرد ہو گا۔ اسی لیے شیخ صاحب اتنے اہتمام سے شادی میں شرکت کے لیے تشریف لائے۔

ہم وہاں گاڑی سے نیچے اترے تو گاؤں کے لوگ قطار باندھے کھڑے تھے۔ شیخ صاحب کا والدانہ استقبال

ہوا۔ ہم بھی چونکہ شیخ صاحب کے ساتھ تھے اس لیے ہمارے ساتھ بڑی محبت اور پیار کا سلوک ہوا۔ لوگوں نے محمد القحطانی اور مجھ سے بڑی عقیدت کے ساتھ ہاتھ ملائے۔ ہمیں ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں بٹھایا گیا۔ ہال لوگوں سے کچھ کھینچ بھرا ہوا تھا۔ شیخ عبدالقادر نے ایک حدیث بیان کی خطبہ نکاح پڑھا۔ ایجاب و قبول ہوا اور نکاح ہو گیا۔ حدیث کے پہلے راوی کا مختصر تعارف اور پھر حدیث اور اس کے بعد اس کی تشریح بیان فرمائی۔ اس دوران چائے آگئی۔ ہم چائے پی رہے تھے کہ مسجد میں عصر کی اذان سنائی دی۔ ہم مسجد کی طرف روانہ ہو گئے۔ شام کا یہ گاؤں مجھے پاکستان کے دیہاتوں کی طرح ہی نظر آیا۔ اسی طرح کی گلیاں، بعض کچے بعض پختہ اینٹوں کے بنے ہوئے گھر تھے۔ ہم مسجد میں گئے تو وہ بھی بہت بڑی نہ تھی۔ امامت شیخ صاحب نے کروائی اور اس کے بعد انہوں نے توحید کے موضوع پر درس دیا۔ بڑا موثر درس تھا۔ درس کوئی زیادہ طویل نہ تھا، یہی کوئی دس پندرہ منٹ کا تھا۔ ہم واپس آئے تو کھانا تیار تھا۔ ہمارے سامنے بڑے بڑے تھال رکھ دیے گئے جن میں چاولوں پر گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے رکھے ہوئے تھے۔ شیخ صاحب کی وجہ سے ہمیں بھی خاصا پروٹوکول مل رہا تھا۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے ایک مقامی پروفیسر نے شیخ عبدالقادر کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ ہمیں خوشی ہے کہ آج ہمارے درمیان محدث شام شیخ عبدالقادر الارناؤط موجود ہیں۔ اس نے انہیں خوش آمدید کہا اور ساتھ ہی کھانا کھانے کی دعوت دی۔ وہ پروفیسر صاحب مجھ پر کچھ زیادہ ہی مہربان تھے۔ ایک چینگ میں گوشت کا شوربا تھا وہ ادھر ڈالتے جا رہے تھے۔ زیتون کا تیل بھی تھا جسے لوگ چاولوں پر ڈال کر کھا رہے تھے۔ شاید یہ وہاں کا مقامی کلچر ہو۔ آلو کے بڑے بڑے ٹکڑے بھی تھے۔ روٹیاں نہایت باریک اور بڑی بڑی تھیں۔ جن کو گوشت کے ساتھ کھانے میں بڑا مزہ آ رہا تھا۔ میرے منع کرنے کے باوجود پروفیسر صاحب گوشت کے ٹکڑے میرے سامنے رکھتے جا رہے تھے۔ وہ کھانا مزیدار بھی تھا اور اس کے ساتھ میزبانوں کا اخلاص بھی تھا۔ بہر حال زندگی کے یادگار کھانوں میں سے ایک تھا۔ کھانے سے فارغ ہوئے تو ہم باہر نکلے اور ایک دو گلیاں چھوڑ کر ایک بڑے سے گھر

میں لوگ صحن میں جمع تھے۔ ایک کونے میں تین چار کرسیاں اور سامنے چھوٹی سی میز رکھی ہوئی تھی۔ درمیان میں شیخ صاحب بیٹھ گئے اور ان کے دائیں بائیں ہم لوگ براجمان ہو گئے۔ دولہا میاں بھی ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ سامنے کوئی ڈیڑھ دو سو آدمی ہوں گے۔ کچھ تو زمین پر بچھائی ہوئی درزی پر بیٹھے تھے اور کچھ لوگ کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ دائیں طرف ایک بڑے سے کمرے سے عورتوں کی کھسر پھسر کی آوازیں آ رہی تھیں۔ اندازہ ہوا کہ یہ کمرہ خواتین سے بھرا ہوا ہے۔ شیخ صاحب کا یہ تیسرا درس تھا۔ دولہا میاں اب نکاح کے بعد خاصے پر جوش نظر آ رہے تھے۔ ان کی دلہن بھی ساتھ والے کمرے میں عورتوں کے ساتھ بیٹھی تھی۔

شیخ صاحب (دولہا کی آواز گونجی) آج کا درس حقوق الزوجین پر ہونا چاہیے۔ کسی نے فقرہ کسا (لوگ مسکرانے لگے کہ تمہاری دلہن بھی درس سن رہی ہے) اور شیخ صاحب نے جس حدیث کا درس دیا وہ آج بھی مجھے یاد ہے۔ درس بڑا ہی عمدہ تھا۔ بہت زیادہ لمبا بھی نہ تھا۔ کاش ہمارے ہاں بھی اس قسم کی تقریبات میں دس پندرہ منٹ کے دروس کا اہتمام ہو جائے۔ بلاشبہ لوگ ان تقریبات میں دروس سننے کے لیے نہیں آتے مگر اسے اگر تقریب کا حصہ بنا لیا جائے اور لوگوں کو پہلے سے بتا دیا جائے کہ دس پندرہ منٹ کا درس بھی ہو گا تو بلاشبہ اس سے برکت بھی ہوگی اور لوگوں کو مختلف مسائل میں رہنمائی بھی مل جائے گی۔ عموماً شادی بیاہ کی تقریبات میں کوئی نہ کوئی عالم دین موجود ہوتے ہیں ان کو پہلے سے بتا دیا گیا ہو یا کسی مقامی عالم دین سے وقت لے کر اس قسم کا اہتمام کر لیا جائے تو ان شاء اللہ اس میں خیر ہی خیر ہے۔

مغرب ہونے والی تھی اور ہمیں بڑے ہی پر تپاک انداز میں الوداع کیا گیا۔ مجھے آج بھی اس گاؤں کا منظر یاد ہے۔ دمشق تک واپس آتے ہوئے میں شیخ صاحب کے علم سے خوب استفادہ کرتا رہا۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ چونکہ اسی شہر میں زیادہ رقیہ میں رہے تھے۔ میں ان کے حالات زندگی اور جدوجہد کے بارے میں ان سے پوچھتا رہا۔ ان کی قبر کے بارے میں مجھے معلوم تھا کہ وہ دمشق کے وسط میں مستثنیٰ ولادہ میں ہے۔ میں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں ان کی قبر دیکھنا چاہتا ہوں۔ شیخ

پاس دولت کہاں سے آگئی کہ انہوں نے آنا فنا اتنا عمدہ گھر بنا لیا ہے۔ میرے ساتھ یا سر کے بھائی بھی تھے۔ انہوں نے میرا ہاتھ تھاما اور کہنے لگے کہ آؤ شیخ عبدالملک! ذرا اس بالکونی میں علیحدہ بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ تھوڑی سی گفتگو کے بعد فرمانے لگے کہ عبدالملک! تم تعجب کرتے ہو گے کہ شیخ عبدالقادر نے اتنا بڑا گھر کہاں سے بنا لیا ہے.....؟؟

میری ساری زندگی نہایت سادگی سے گزری ہے۔ میرے پاس مال و دولت کی ریل پیل کبھی نہیں رہی، میں تو اندرون شہر ایک چھوٹے سے گھر میں رہتا تھا وہ گویا ہوئے۔ گذشتہ سال سعودی عرب کے ایک بہت بڑے عالم دین اور محدث مجھے ملنے کے لیے میرے گھر تشریف لائے اور میرا چھوٹا سا گھر دیکھ کر بڑے متعجب ہوئے۔ (شیخ نے راقم الحروف کو ان کا نام بتایا تھا میں مصلحت عامہ کی خاطر ان کا نام نہیں لکھ رہا۔ تاہم وہ بھی اپنے رب کے پاس چلے گئے ہیں۔ ان کی کتب سے آج بھی لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں) خیر علمی گفتگو ہوتی رہی۔ وہ اٹھ کر چلے گئے۔ چند ماہ گزرے اور وہ میرے پاس دوبارہ تشریف لائے، ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے کہ آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے، میں نے پوچھا وہ کیا؟ تو انہوں نے اپنی جیب سے ایک چابی نکالی اور کہنے لگے کہ شیخ آپ نے حدیث کی خدمت کی ہے، یہ ہماری طرف سے آپ کے لیے تحفہ ہے۔ اس گھر کی چابی ملنے تک نہ تو مجھے معلوم تھا اور نہ ہی کبھی میرے وہم و گمان میں آیا تھا کہ میں اس مکان کا مالک بن جاؤں گا۔ انہوں نے چند کاغذوں پر دستخط کروا کر اگلے دن اس گھر کی ملکیت کے کاغذات میرے سپرد کر دیے۔

میں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ گھر مبارک کرے! آپ نے ساری زندگی قرآن و سنت کی بے لوث خدمت کی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا میں بھی اس کا بدلہ دیا ہے اور ان شاء اللہ آخرت میں بھی بدلہ دے گا۔ ساری زندگی آپ نے بے سروسامانی میں گزار دی ہے۔ اس وقت بڑی شاندار اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ ہم نے وہیں بیٹھے بیٹھے ایک اور چائے کا کپ پیا اور میں واپس لوٹ آیا۔

اگر میں بھولتا نہیں تو غالباً میری ان سے یہ آخری

مسک اختیار کر لیا۔ آئیے ان کی زبانی سنتے ہیں کہ انہوں نے سلفی مسلک کیسے اختیار کیا۔ دارالسلام نے ان سے بعض کتابوں کی تحقیق بھی کروائی، بعض کتب کے انہوں نے مقدمات بھی لکھے۔ میں جب دمشق جاتا تو ان سے ملاقات کرنے کی ضرورت کو محسوس کرتا۔ بعض اوقات فون پر بات ہو جاتی۔ ایک مرتبہ انہوں نے میرے اعزاز میں بہت بڑی دعوت کا اہتمام کیا۔ ان کا گھر شہر کے وسط میں تنگ سی گلیوں کے اندر تھا۔ ویسے بھی گھر بڑا پرانا سا تھا۔ مجھے ان کا گھر دیکھ کر کچھ اچھا نہ لگا، وہ ایک فقیر محدث کا گھر تھا۔ جہاں تک دعوت کا تعلق ہے تو اب بھی میری آنکھوں کے سامنے وہ وسیع دسترخوان موجود ہے جس پر انواع و اقسام کے شامی کھانے چنے ہوئے تھے۔

علماء کے خلاف سازشیں ہوتی رہتی ہیں۔ وہ دن بھی آیا جب ان کو حق کہنے کے جرم میں مسجد الحمدیہ کی خطابت سے زبردستی ہٹا دیا گیا۔ ایک اشتراکی اور رافضی حکومت میں اس طرح کے کام معمول کا حصہ ہیں۔ وقت بڑی تیزی کے ساتھ گزرتا گیا، بلاشبہ میں نے دمشق کے بہت زیادہ سفر کیے مگر بعض اوقات میرا قیام ایک رات کے لیے ہوتا۔ میں نے دمشق میں کتابوں کی پلٹیں بیونا ہوتی تھیں، حسابات چیک کرنے ہوتے تھے اور اگلے دن بیروت روانہ ہو جاتے تھے۔ اس طرح کچھ عرصہ ان سے رابطہ نہ رکھ سکا۔ ایک مرتبہ میں دمشق گیا تو جاتے ہی یا سر سے کہا کہ جیسے ہی ہو ہم نے وقت نکال کر شیخ عبدالقادر صاحب سے ضرور ملنا ہے۔ انہوں نے ادھر ادھر رابطہ کیا اور ان تک پہنچ گئے۔ معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنا گھر تبدیل کر لیا ہے۔ مجھے اس سے خوش ہوئی کہ شیخ کو تنگ و تاریک گھر سے نجات مل گئی ہے۔

ہماری ان کے ساتھ ملاقات کا وقت مغرب کے بعد طے ہوا۔ ہم شہر سے قدرے باہر ایک پوش آبادی ”المیدان“ پہنچے، یہاں شیخ صاحب کا گھر پڑا خوبصورت اور نیا تھا۔ ہر چند کہ وہ بہت بڑا نہ تھا مگر عمدہ بنا ہوا تھا۔ بڑی محبت سے انہوں نے بٹھایا۔ علماء کے پاس بیٹھیں اور ان سے گفتگو کریں تو عموماً موضوع دعوتی سرگرمیاں، نشر و اشاعت کے حوالے سے گفتگو یا ان کی نئی تصنیف ہی زیر بحث ہوتی ہے۔ ہم نے چائے پی۔ بڑی ہی خوبصورت بالکونی تھی۔ موسم برا عمدہ تھا۔ میں حیران ہو گیا کہ شیخ کے

محمد اقطانی بھی پوری دلچسپی سے ہماری گفتگو سن رہے تھے، کبھی کبھار وہ بھی اپنا موقف یا تبصرہ بیان کر دیتے۔ مغرب کے بعد ہم دمشق کے وسط میں تھے۔ ہماری گاڑی کا رخ مستحکم ولادہ کی طرف تھا۔ اس کے ایک کونے میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ اور امام ابن کثیرؒ قبریں تھیں۔ دونوں قبریں بچی تھیں۔ البتہ ان پر ان کے نام لکھے ہوئے تھے۔ دائیں جانب امام ابن تیمیہؒ کے شاگرد رشید امام ابن کثیرؒ کی قبر تھی۔ ہم نے ان کے لیے دعائے مغفرت کی اور ان کے بلندی درجات کے لیے دعائیں کرتے رہے۔

شیخ محمد اقطانی سے میرے تعلقات خاصی دیر تک رہے۔ یہ بڑے ذہین اور سمجھدار نوجوان تھے۔ انہیں دعوت کا بڑا شوق تھا۔ نہایت سمجھ داری سے وہ اس علاقے میں مکتب الدعویہ کی وساطت سے دعوت توحید پھیلاتے رہے۔ یہ نوجوان طلبہ میں کتابیں تقسیم کرتے رہتے تھے۔

اس سفر کے بعد میرا شیخ عبدالقادر کے ساتھ تعلق قائم ہو گیا۔ میں ان کو بعض اوقات فون کر لیتا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ ریاض میں تشریف لائے تو میں فندق ابائیل میں ان سے ملنے کے لیے گیا۔ ان کی مانی حالت بڑی متوسط درجے کی تھی۔ انہوں نے دعوت کے لیے لوگوں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلا یا۔ مجھے اس وقت دھچکا لگا جب انہوں نے مجھے بتایا کہ میں بس کے ذریعہ دمشق سے ریاض آیا ہوں۔ سبحان اللہ! ہر دور کے محدثین نے فقر و فاقہ میں ہی وقت گزارا ہے۔ میں نے عرض کی کہ شیخ! آپ نے مجھے بتایا ہوتا تو میں آپ کے لیے ہوائی جہاز کی ٹکٹ کا بندوبست کرتا۔ پھر میں نے ان گھمے اعزاز میں اپنے گھر میں پر تکلف دعوت کا اہتمام اور انتظام کیا۔ جس میں شہر کے بعض معزز علماء کو بھی دعوت دی۔ مجھے یاد آ رہا ہے کہ برادر عزیز مولانا محمد اقبال کیلانی حفظہ اللہ نے بھی شرکت کی تھی۔ بعض مسائل پر انہوں نے شیخ سے رہنمائی بھی لی تھی۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ لوگ البانیا میں حنفی مسلک سے تعلق رکھتے تھے اور تقلید جامد کے قائل تھے۔ تقلید جامد سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ امام صاحب نے کہہ دیا اس پر سختی سے عمل کرتے ہیں۔ پھر اس کے مقابلہ میں کسی حدیث کو نہیں دیکھتے۔ لیکن الحمد للہ! دمشق میں دوران تعلیم میں نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اجتہاد کا دروازہ بند نہیں ہوا، اس طرح میں نے سلفی منہج اور

طب و صحت

جنبل

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

یہ ایک جلدی مرض ہے۔ جس میں جلد پر سوزش ہو کر جلد کی سطح صرف (سیپ) کی اوپر والی سطح کی طرح کھردری ہو جاتی ہے اور کبھی اس پر مچھلی کی طرح جلد کے خشک چھلکے اترتے ہیں۔ آغاز مرض میں چھوٹے چھوٹے سرخ گلابی دانے بنتے ہیں ان پر چھلکوں کی تہہ جم جاتی ہے۔ کھرپنے سے چھلکے دور ہو جاتے ہیں، کچھ وقت کے بعد پھر بڑھنے لگتے ہیں اور پھر یہ سوزش بڑھ کر کافی جگہ اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ اگر کوئی مناسب تدبیر نہ کی جائے تو متاثرہ مقام کی جگہ بڑھتی جاتی ہے۔ یہ بڑا ضدی مرض ہے اور جلدی سے نہیں جاتا۔ سخت تکلیف دہ ہوتا ہے، اس کا زیادہ زور کہنوں، بازوؤں، گھٹنوں، ٹانگوں، کھوپڑی اور کمر کے حصوں پر ہوتا ہے۔

زبان طب میں اسے جنبل کا نام دیا گیا ہے جبکہ اردو میں اپرس صدفہ اور انگریزی میں سوراس (Psoriasis) کہتے ہیں۔ اس کے لیے ایک انگریزی اصطلاح ایگزیم (Eezema) بھی مشتمل ہے اور آج کل زیادہ اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔ طب مشرقی کے مطابق اس کا شمار سوداوی امراض میں ہوتا ہے اس میں زہریلا بدنی مواد جسم کے کسی حصے پر جلد کو متاثر کرتا ہے۔ یہ بڑا تکلیف دہ مرض ہے جو جلد کی ماہیت پر کچھ اثر انداز ہوتا ہے اور بڑی ناگواری کا احساس پیدا کر دیتا ہے۔ مطب کے تجربات شاہد ہیں کہ یہ بچوں اور بوڑھوں میں کم ہوتا ہے۔ البتہ نوجوانوں میں جن کی عمر ۲۰ سال سے لے کر چالیس سال کی ہو، میں زیادہ ہوتا ہے اور زیادہ تر لوگوں کو ٹانگوں اور بازوؤں پر دیکھنے میں آیا ہے۔ کھوپڑی پر گاہے ہوتا ہے مگر اکثر بھ (ڈیڈ روف) سمجھ لیا جاتا ہے اس لیے فرق ضروری ہے۔

اسباب: طب مشرقی کے نزدیک خلط سودا کے سبب ہوتا ہے۔ یعنی جسم بعض سوداوی مادے خارج کرنے میں ناکام رہتا ہے تو مادے اس مرض کا سبب بن جاتے ہیں اور دانوں کی صورت نمودار ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ نظام ہضم کی خرابی، میلا پھیلا رہنا، قبض، شراب نوشی، اور جذباتی تناؤ بھی عوامل ہو سکتے ہیں۔ ذہنی دباؤ (ڈیپریشن) سے بھی جلد کی سرگرمی بڑھ کر یہ مرض ہو سکتا ہے۔ گرم ممالک کی نسبت مغرب میں یہ مرض زیادہ ہے۔ ماہرین جدید کی رائے میں اس مرض کا سبب وائرس ہے۔

علاج: ذیل کا نسخہ استاد محترم شہید پاکستان حکیم حافظ محمد سعید کا معمولات مطب رہا اور شفاء کے حصول کے لیے تین ماہ تک مسلسل استعمال سے کافی لوگوں کو فائدہ ہوا ہے۔

رسوت چاکو نرکچور کتھ سفید
۳ گرام ۳ گرام ۳ گرام ۳ گرام

چاروں اجزا پیس کر آدھے گلاس پانی میں جوش دے کر چھان کر صبح نہار منہ پی لیا جائے۔ سہ پہر کو قرص رسوت اعداد تازہ پانی لے کر کھائیں اور شربت عشب خاص دو پیچے پی لیں۔ نسخہ نمبر ۲: گل منڈی دس عدد، چھڑائے چھ گرام۔ آدھے گلاس پانی میں جوش دے کر چھانک کر شربت عتاب دو پیچے ملا کر صبح نہار منہ پی لیں۔ مغرب میں یہ مرض بہت عام ہے اور وہاں بڑی تحقیق جاری ہے، مگر ہنوز اس کا شافی علاج ان کے پاس نہیں ہے۔

تصنیف و تالیف کا کام کرتے ہیں، میری ان سے متعدد بار ملاقات ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ شیخ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے علمی ذخیرہ سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مشق کی یادوں میں ایک سنہری یاد عظیم محقق اور مؤلف ڈاکٹر محمد عجاج الخطیب کی بھی ہے۔ ان سے میری کیسے اور کب ملاقات ہوئی، ان شاء اللہ اس کا تذکرہ آئندہ کریں گے۔



ملاقات تھی۔ کچھ عرصہ بعد مجھے کسی نے فون پر بتایا کہ محدث شام فضیلۃ الشیخ / عبدالقادر الارناؤوط 26 نومبر 2004 کو صبح کے وقت اپنے رب کے پاس چلے گئے ہیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی وفات پر لبنان کے مشہور اشاعتی ادارے المکتب الاسلامی کے مالک زہیر الشاوش نے بڑا خوبصورت مضمون لکھا جو آج بھی انٹرنیٹ پر موجود ہے۔ شیخ زہیر الشاوش اصلاً دمشق کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے 1957 میں دمشق میں ”المکتب الاسلامی“ کے نام سے مکتبہ بنایا، بلاشبہ یہ بہت بڑا مکتبہ تھا۔ اس مکتبہ کی خدمات کا احاطہ تو آئندہ کریں گے تاہم اس ادارے میں شیخ عبدالقادر الارناؤوط دس سال سے زیادہ عرصہ تک کام کرتے رہے۔ ایک وقت ایسا آیا جب شام کی حکومت کے ردیہ کی وجہ سے شیخ زہیر الشاوش کو بیروت جانا پڑا تو شیخ عبدالقادر نے ان کے دفتر کو سنبھال لیا۔ مکتبہ اسلامی کے دفتر میں انہوں نے بہت ساری کتابوں کی تحقیق کی۔ یہ وہ دور تھا جب شیخ علامہ ناصر الدین البانی بھی مکتبہ اسلامی میں کام کرتے تھے۔ عظیم اور معروف محقق شعیب ارناؤوط بھی اسی دفتر سے منسلک تھے۔ یہ مکتبہ اسلامی کے عروج کا دور تھا۔ اس ادارے نے تحقیقی اور تصنیفی دنیا میں تہلکا مچا دیا۔

مجھے بیروت میں اس عظیم ادارے کو دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ شیخ زہیر الشاوش اس وقت بیمار تھے۔ میں نے کئی مرتبہ ملنے کا ارادہ کیا، ان کے صاحبزادے بلال سے رابطہ بھی رہا۔ خیر وہ دن آیا جب میں نے مکتبہ اسلامی کے دفتر میں ان سے ملاقات کی۔ بیروت شہر سے قدرے باہر ایک اونچی پہاڑی پر ان کی کئی منزلہ بلڈنگ ہے۔ شیخ زہیر الشاوش اس وقت ستر سال سے اوپر تھے۔ ازراہ شفقت اپنے دفتر میں تشریف لے آئے۔ خاصی دیر تک باتیں کرتے رہے۔ اس زمانے میں اس ادارے کی شائع کردہ بعض کتب کا اردو انگلش میں ترجمہ کرنے کا ارادہ بھی بنا مگر بوجہ یہ کام نہ ہو سکا۔

خیر میں شیخ عبدالقادر ارناؤوط کی بات کر رہا تھا کہ علامہ ناصر الدین البانی کی طرح وہ بھی گھڑیوں کی مرمت کا کام جانتے تھے۔ انہیں کوسوفو کی زبان پر عبور حاصل تھا۔ سوری عرب کے سابق مفتی اعظم علامہ شیخ عبدالعزیز

بن باز رحمہ اللہ ان کی صلاحیتوں سے واقف تھے۔ انہوں نے ان کو متعدد بار اپنے خرچ پر دعوت و تبلیغ کے لیے کوسوفو بھیجا۔ شیخ عبدالقادر بعض اوقات لمبا عرصہ تک اس علاقے میں مقیم رہ کر لوگوں میں دعوت و تبلیغ کا کام کرتے رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سلفی دعوت کو عام کرنے اور اسے دنیا کے مختلف علاقوں تک پہنچانے میں شیخ عبدالقادر ہوں یا علامہ ناصر الدین البانی، شیخ علامہ ابن باز ہوں یا شیخ زہیر الشاوش جیسے لوگ، ان کی خدمات کا تذکرہ نہ ختم ہونے والا ہے۔ شیخ کے بڑے صاحبزادے محمود اب ان کی جگہ

بیداری ملت ڈویژنل اہل حدیث کانفرنس بہاولنگر

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب نے جو اہداف مقرر کیے تھے ان میں ڈویژنل کانفرنسوں کا انعقاد بھی شامل تھا۔ چنانچہ ساہیوال اور سرگودھا میں کانفرنسوں کے بعد مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی کابینہ کے اجلاس میں تیسری ڈویژنل کانفرنس بہاولنگر میں کروانے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ فیصلے کے مطابق یکم مارچ 2014ء بروز ہفتہ ڈویژنل بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس بہاولنگر شہر میں جامعہ رحمانیہ اہل حدیث سے متصل گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے فرمائی۔ جبکہ محسن جماعت ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مہمان خصوصی تھے۔ صوبائی سرپرست اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ اور صوبائی ناظم مولانا میاں محمود عباس ایک رات قبل ہی بہاولنگر جلوہ افروز ہو چکے تھے۔ اور براہ راست تمام انتظامات کی نگرانی اور متعلقہ امور پر ہدایات فرما رہے تھے۔ وسیع و عریض پنڈال تقریباً نماز مغرب کے وقت ہی بھر چکا تھا۔ کانفرنس کا آغاز جناب قاری محمد جواد کی تلاوت اور AYF کے شاہین محمد طاہر کی نظم سے ہوا۔ بہاولپور کے مختلف اضلاع اور تحصیلوں کے ذمہ داران، علمی و سماجی شخصیات بھی رونق محفل تھیں۔ ایک مختار انداز سے کانفرنس اس کانفرنس میں 5 ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔

صدر کانفرنس پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے جنوبی پنجاب خصوصاً بہاولپور ڈویژن سے تعلق رکھنے والے اکرین پنجاب کابینہ و عاملہ، ضلعی امراء و ناظمین اور اہل حدیث یوتھ فورس کے ذمہ داروں کا شکریہ ادا کیا اور کامیاب ترین کانفرنس کی مبارک باد دی۔ پھر آپ نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی تاریخ، عقیدہ، مسلک اور خدمات کا تذکرہ فرمایا۔ کارکنان جمعیت اور عام لوگوں کو جماعت سے وابستگی میں انتہائی چٹنگی پیدا کرنے کا پیغام دیا، انہوں نے کہا کہ ہم اتحاد کی دعوت دیتے ہیں، غیروں کو بھی اور اپنوں کو بھی جو جماعت سے باہر ہر کام کر رہے ہیں وہ جماعت کے قومی دھارے میں آئیں۔ امیر پنجاب نے اکابرین جمعیت، بانیان جماعت اور شہدائے اہل حدیث کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کارکنان کو باور کروایا کہ ہمیں ان کی پر خلوص قربانیوں کی قدر کرتے ہوئے اپنی جماعت کو مضبوط بنانا ہوگا۔ انہوں نے جماعت کو مزید منظم، متحرک اور فعال بنانے کا کام جاری رکھنے کا اظہار کیا تاکہ شہداء کی قربانیوں اور اسلاف کی محنتوں کو ثمر آ کر کیا جاسکے۔

مہمان خصوصی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ جب خطاب کے لئے تشریف لائے تو کارکنان جمعیت نے ان کا بھر پور استقبال کیا۔ محترم ناظم اعلیٰ نے پنجاب کی قیادت، بہاولپور ڈویژن اور بہاولنگر ضلع کے ذمہ داران کو خراج تحسین پیش کیا اور انہیں ان کی محنت کے رنگ لانے پر زبردست الفاظ میں اپنی اور امیر محترم کی طرف سے مبارک باد دی۔ حافظ صاحب نے فرمایا کہ سردی کی اس شدت کو کارکنان کی حرارت ایمانی نے شکست دے دی ہے اور ان جذبوں کو دیکھ کر مجھے یہ یقین ہو گیا ہے کہ ”قوم بیدار ہو چکی ہے۔“ انہوں نے کہا کہ آپ کی جماعت الحمد للہ دن بدن ترقی کر رہی ہے، آج رابطہ عالم اسلامی کی مجلس تاسیسی میں پاکستان سے وادکرکن آپ کے امیر حضرت علامہ ساجد میر ہیں، سینیٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی میں آپ کی نمائندگی موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی اور سینیٹنگ کمیٹی کی میٹنگز میں مجھے ہر وقت یہ احساس رہتا ہے کہ میں اہل حدیث کا نمائندہ ہوں، میرے کسی عمل سے مسلک اہل حدیث پر حرف نہیں آنا چاہئے۔ ناظم اعلیٰ نے مزید کہا کہ ہم حاجیوں کو لٹنے نہیں دیں گے۔ اور ان شاء اللہ العزیز اس سال جاج کرام کو سستی اور بہترین سہولیات فراہم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی جماعت کے جو لوگ جہاں اور جس منصب پر بھی ہوں گے اللہ کے فضل سے وہ جماعت اور مسلک کی عزت پر حرف نہیں آئے دیں گے۔

مولانا محمد نعیم بٹ (سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ و صوبائی سرپرست اعلیٰ) نے اپنے انتہائی ولولہ انگیز خطاب میں بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس کے اغراض و مقاصد، بیداری ملت کا مفہوم اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کی خدمات کا تذکرہ فرمایا، ہفت روزہ اہل حدیث کی توسیع اشاعت، پیغام ٹی وی کے ذریعے دین اسلام کی حقیقی تصویر کو لوگوں تک پہنچانے کی جہود جلیلہ کا خصوصی تذکرہ فرمایا۔ آپ نے اہل حدیث یوتھ فورس کے شاہینوں کو بھی بیدار ہونے کا درس دیا اور ہر اہل حدیث کو یہ باور کروایا کہ اسے اپنے مسلک کی عظمت اور مسلکی سچائی کا شعوری احساس ہونا چاہئے اور لوگوں تک یہ پیغام پہنچانا چاہئے کہ تمہارے مسالک تو دنیا میں بنے ہیں جبکہ مسلک اہل حدیث آسمان سے اترا ہوا دینی دین ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا تھا۔

مولانا میاں محمود عباس ناظم پنجاب نے اپنا فرض منصبی سمجھتے ہوئے بہاولپور ڈویژن کے تمام اضلاع کے امراء و ناظمین کو اس عظیم کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد دی اور خراج تحسین بھی پیش

کیا۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی سیرت کا تذکرہ بھی کیا اور مسلک اہل حدیث کی نظر میں مقام رسول ﷺ کو واضح کیا۔ انہوں نے اپنے پر جوش خطاب میں بیداری ملت کے کام کو انبیاء کا کام قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہر نبی اپنی قوم کو بیدار کرنے کے لیے ہی آیا ہے۔ ہم اپنے نبی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے آپ کو دین اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں پر آنے والے مشکل حالات کے مقابلہ کے لئے بیدار کرنے آئے ہیں۔

پروفیسر حافظ عبدالرزاق ساجد نے سورت الشمس کی روشنی میں معاشرتی تباہی کے گیارہ اسباب بیان کئے، دین اسلام کی برکات کا تذکرہ کیا اور اہل حدیث کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہر اہل حدیث فرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بدعات و خرافات، رسوم و رواج اور دین بیزار لوگوں کی حرکات و سکنات پر نظر رکھے، اپنی ذاتی اصلاح سے کام کا آغاز کرے اور قومی اصلاح کا مشن لپٹائے۔ ہماری کانفرنس کا یہی مقصد ہے اور ہم آپ کو یہی بھولا ہوا سبق یاد کروانا چاہتے ہیں۔

قاری سیف اللہ خالد چتر وڈگرھی نے اپنے مترجم اور اعلیٰ خطاب میں سیرت رسول ﷺ کی اہمیت اور آپ ﷺ کا مقام بیان فرماتے ہوئے کہا کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کی ذات کا احترام ضروری ہے اسی طرح آپ ﷺ کی بات کا احترام بھی ضروری ہے۔ زندگی کے ہر مسئلے پر آپ راہنما ہیں، ہمیں اپنی زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزارنا چاہئے۔

حافظ فیصل افضل شیخ (سیکرٹری جنرل P.A.Y.F پاکستان) نے اپنے خطاب میں قائدین کو یقین دلایا کہ اہل حدیث یوتھ فورس کا ہر شاہین آپ کی قیادت و سرپرستی میں قافلہ قرآن و حدیث کا ہر اہل دستہ ہے، یوتھ فورس کا ہر شاہین جماعت کی قوت ہے، ہم آپ کے دست و بازو ہیں اور ہمیں اپنی قیادت پر ناز ہے، مساجد و مدارس، علماء و اکابر کا تحفظ ہمارے مشن میں شامل ہے۔ ہم آپ کی قیادت میں دنیا کو پیغام امن دے رہے ہیں، آج جو قافلہ یہاں بہاولنگر میں موجود ہے ان شاء اللہ یہی قافلہ 22 مارچ کو فیصل آباد میں اترے گا اور وہاں کے لوگوں کو دین اسلام کے نفاذ کی برکات سے آگاہ کرے گا۔

مولانا قاری عبدالحمید صدیقی (بانی و مہتمم جامعہ رحمانیہ بہاولنگر) نے اپنے خطاب میں بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس کے انعقاد پر پنجاب جمعیت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس قیادت نے اہل حدیث کو بیدار کر دیا ہے اور اس تحریک میں اب تسلسل رہنا چاہئے۔

پروفیسر عبدالرحمان شارق (ناظم کانفرنس) نے اپنے خطاب تشکر میں قائدین مرکزیہ، پنجاب قیادت اور رفقاء و

اخبار الجماعۃ

حافظ عبدالستار حامد صوبائی سرپرست اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ، بشی امیر مولانا پروفیسر سعید کلیدی، بشی سرپرست اعلیٰ مولانا محمد صادق تھیں، بشی ناظم مولانا عمران عریف اور دیگر قائدین نے بھی خطاب کیا۔

تحریر: مولانا عبدالغفار قمر، ناظم اطلاعات شی گوجرانوالہ

دعائے صحت

ضلع اوکاڑا کے ناظم حافظ عبدالستار، اوکاڑی، حافظ محمد یوسف پرسوری کی رہائی کیلئے جلوس کے اختتام پر مہمانوں حافظ عبدالباقی شیخ پوری، رانا محمد خلیق پرسوری، مفتی کفایت اللہ شاہ کرو دیگر کو دارالحدیث اوکاڑا میں الوداع کرنے لگو تو انکو خون میں تے شروع ہو گئے۔ جس کے بعد انکو ڈسٹرکٹ ہسپتال میں داخل کروادیا گیا اور اب تک وہ ہسپتال میں (روم VIP نمبر 1) بعارضہ جگر زیر علاج ہیں۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر نے فون پر اور مرکزی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے صوبائی پارلیمانی سیکرٹری میاں محمد منیر کے ہمراہ ہسپتال میں عیادت کی۔ جبکہ مرکزی ناظم تبلیغ حافظ عبدالباقی شیخ پوری ناظم ذیلی تنظیمات، رانا خلیق پرسوری، ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس، ناظم اطلاعات ابرار احمد ظہیر، ناظم تبلیغ پنجاب مفتی کفایت اللہ شاکر، ناظم دفتر حافظ بابر فاروق رحیمی، حافظ محمد یوسف پرسوری، قاری محمد خالد مجاہد، حافظ حسن محمود کیر پوری، مولانا احمد یار صدیقی، قاری یونس بلوچ، قاری اسماعیل بلوچ، امتیاز احمد مجاہد، مولانا ابراہیم خلیل، مولانا عبداللہ یوسف، مولانا محمد بن اسماعیل، حکیم ظفر اللہ قمر لکھوی، عمر فاروق لکھوی، قاری محمد حسن سلفی، ناظم دفتر عبدالرحیم قریشی، سید محمد احمد شاہ، میاں غلام مصطفیٰ آصف، قاری ابو بکر صدیق، ملک سلیم احمد، حافظ خلیل الرحمان مجاہد، حافظ ابترام الہی صدیقی، مولانا اسماعیل راشد، میاں محمد صادق گل، مفتی محمد شمعون عابد بلوچ سمیت دیگر سیاسی و مذہبی جماعتوں کے مقامی قائدین اور کارکنوں نے ہسپتال آکر اور فون پر عیادت کی قارئین کرام سے خصوصی دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

حافظ محمد عبداللہ ظہیر اوکاڑا 0333-6973441

مدینہ منورہ میں رابطہ

تمام جماعتی علماء کرام، شیوخ اور احباب جب مدینہ منورہ تشریف لائیں تو ہم سے ضرور رابطہ کریں، تاکہ ان سے علمی و تنظیمی استفادہ کیا جاسکے۔

رابطہ کیلئے: الشیخ ابو تراب نور پوری 0506307642

جیل سے رہائی کے بعد مولانا محمد یوسف پرسوری کا گوجرانوالہ میں شاندار استقبال

گزشتہ دنوں ہر دلخیز خطیب مولانا محمد یوسف پرسوری صاحب کو گرفتار کیا گیا تو پاکستان بھر کی طرح گوجرانوالہ میں بھی کارکنان میں شدید اضطراب پیدا ہوا، احتجاج کی کال پر کارکنان جمعیت کے جذبات دیدنی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہوئی مولانا یوسف پرسوری صاحب بازیاب ہوئے تو فیصل آباد جیل میں ملاقات کیلئے قائدین پنجاب کے ہمراہ جانے والے وفد میں ضلعی امیر مولانا قاری محمد حنیف رہائی اور امیر و ناظم شی کے ساتھ، سینئر نائب ناظم شی مولانا محمد ابرار ظہیر اور ناظم تعلیمات مولانا امتیاز محمدی بھی شامل تھے۔ پھر جیسے ہی مولانا کی رہائی ہوئی تو سب سے پہلا استقبال پر درگاہ گوجرانوالہ میں کرنے کا فیصلہ بھی شہری قیادت کی بیدار مغزی کا ثبوت تھا۔ جمعرات 27 فروری کی سہ پہر پل نیہرا پر چناب سے جامعہ مدیہ الہدیہ جی ٹی روڈ تک مولانا کو ایک بڑے استقبالی جلوس کے ساتھ لانے کا پروگرام تشکیل پایا۔ ساڑھے تین بجے تک امیر، و ناظم شی اور سرپرست جماعت مولانا محمد صادق تھیں اور ان کے دیگر رفقاء بھی پل نہر پر پہنچ چکے تھے۔ جبکہ صوبائی سرپرست اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ اور صوبائی امیر پروفیسر حافظ عبدالستار حامد بھی تشریف لے آئے تھے جس سے کارکنان کے حوصلے دو چاند ہو گئے۔ تقریباً سوا چار بجے شیرالہدیہ مولانا محمد یوسف پرسوری پل نہر پر چناب پر پہنچے تو کارکنان نے فلک شکاف نعرہ ہائے تکبیر اور شیرالہدیہ سے اپنی خوشی و جوش و خروش کا ثبوت دیا۔ ہم دیکھ رہے تھے کہ مولانا یوسف پرسوری کی آنکھیں جذبات تشکر سے ہلک چکی تھیں۔ جامعہ مدیہ الہدیہ کے باہر بھی جامعہ کے طلباء اور دیگر جید علماء و اساتذہ استقبال کے لئے موجود تھے۔ مولانا یوسف پرسوری نے یہاں اپنے خطاب میں فرمایا کہ میں شہری قیادت کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھ ناچیز کو اس قدر پر تپاک خیر مقدم کیا۔ میرے لئے یہ بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ جن اساتذہ کے سامنے میں زانوئے تلمذ تہ کرتا رہا آج وہ میرے استقبال کے لئے میرے منتظر تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب اللہ کے فضل اور رحمت کے بعد جماعت سے وابستگی کا نتیجہ ہے۔ میں آج واضح اور دونوں انداز میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ میرا جینا مرنا مرکزی جمعیت الہدیہ کے ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیلیں اور جھگڑائیں تبلیغ قرآن و سنت کا راستہ نہیں روک سکتیں۔ اس موقع پر امیر پنجاب پروفیسر

معاذین کا شکر یاد کیا۔ جبکہ انتظامات میں کسی بھی تساہل پر محذرت کی اور آئندہ اس سے بھی بڑی کانفرنس کروانے کا اعلان کیا۔

مولانا محمد اسلم حنیف (سینئر نائب امیر ضلع رحیم یار خان) نے بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس کے حوالے سے کہا کہ آج یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ جنوبی پنجاب کو کوئی پسماندہ علاقہ نہیں، یہاں کے علماء و خطباء کی محنتیں رنگ لارہی ہیں اور توحید و سنت کا نور بدن پھیلتا جا رہا ہے۔

سید عتیق الرحمان شاہ محمدی (نائب ناظم پنجاب) نے اپنے خطاب میں مسلک اہل حدیث کی حقانیت، جماعت کی دعوت اور خدمات پر بڑا مفصل خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ بیدار ہونے کا مطلب صرف یہ نہیں کہ آپ جاگ جاؤ، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خود جاگ گئے تو اب دوسروں کو بھی جگاؤ۔

شیر اہل حدیث مولانا محمد یوسف پرسوری (نائب ناظم پنجاب) نے اپنے خطاب میں کارکنان جمعیت کا اس قدر محبتیں نچا کر کرنے پر شکریہ ادا کیا، رہائی کے لئے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی قائدین کی جہو و جلیلہ کوز بردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور زندگی بھر مرکزی جمعیت اہل حدیث سے وابستگی کا عزم دہراتے ہوئے لوگوں کو بھی مرکزی جمعیت اہل حدیث کے پیٹ فارم پر آنے کی دعوت دی۔ مولانا محمد یوسف پرسوری نے مسلک اہل حدیث، سنت کی اہمیت اور رسول اللہ ﷺ سے محبت کے عنوان پر خوبصورت اور مفصل تقریر کی۔

بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس میں ڈاکٹر عبدالکریم ندیم نے طالبان سے جاری مذاکرات کی حمایت اور امن کی اپیل کے عنوان پر، مولانا محمد عبد اللہ یوسف آف اوکاڑہ نے صوبائی قائدین کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے، مولانا محمد ذکریا طیب (ناظم اعلیٰ بہاولپور) نے مرکزی قائدین کی خدمات و جہود کو خراج عقیدت پیش کرنے، مولانا امتیاز محمدی آف گوجرانوالہ نے علماء کی ناجائز گرفتاریوں کے خلاف قراردادیں بھی پیش کیں جسے ناؤں نے پورے جوش و خروش سے منظور کیا۔ شیخ کی نظامت مولانا مفتی کفایت اللہ شاہ کرناٹک ناظم تبلیغ پنجاب اور اقم الحروف کے حصے میں رہی۔

از: محمد ابرار ظہیر (ناظم اطلاعات پنجاب)

عظمت مصطفیٰ کانفرنس

31 مارچ بروز سوموار بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان عظمت مصطفیٰ کانفرنس کا انعقاد ہوگا۔ بمقام جامع مسجد اہل حدیث حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ۔ زیر صدارت: حافظ نعیم الحق ناظم ضلع جھنگ خصوصی خطاب: جناب صاحبزادہ محمد زبیر قاسمی حافظ آبادی منجانب: انتظامیہ مسجد ہذا حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ

بیعتی کشمیری

اہل حدیث یوتھ فورس اسلام آباد کے زیر اہتمام 5 فروری بروز بدھ، صبح 10 بجے جوگی چوک تاحدر چوک ایک عظیم الشان بیعتی کشمیری کا انعقاد کیا گیا۔ صبح 9 بجے ہی کارکنان جوگی چوک پہنچنا شروع ہو گئے۔ مہمان خصوصی صدر حافظ ذاکر الرحمن صدیقی اور معاون صدر جناب نعت اللہ ظفر تھے۔ حافظ صاحب کی قیادت میں ریلی جوگی چوک سے روانہ ہوئی، جب صدر چوک پہنچے تو جماعت اسلامی کا جلسہ ہوا رہا تھا۔ جماعت اسلامی کے ذمہ داران نے اہلحدیث یوتھ فورس کی ریلی کا استقبال کیا۔ یہاں جماعت اسلامی کے ساتھ مشترکہ جلسہ ہوا۔ جماعت اسلامی کے ضلعی امیر ڈاکٹر طاہر سراج، طبیب محمود بلوچ و دیگر ذمہ داران نے خطابات کئے۔ جبکہ اس جلسہ سے مرکزی جمعیت کے ناظم مولانا احمد یار صدیقی، ضلعی نائب امیر قاری اظہار احمد، معاون صدر نعت اللہ ظفر نے خطابات کئے۔ آخری خطاب صدر یوتھ فورس حافظ ذاکر الرحمن صدیقی نے کیا۔ اس موقع پر جماعت اسلامی حلقہ خواتین کی اسلامی نمائش اور بچے بھی موجود تھے۔ جماعت اسلامی کے ضلعی امیر ڈاکٹر طاہر سراج کی دعا پر یہ مشترکہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ قائدین کے اعزاز میں 9L/134 میں پر تکلف ظہرانہ کا انتظام کیا گیا۔

احتجاجی اجلاس

مرکزی جمعیت اہلحدیث جام پور کا احتجاجی اجلاس مرکز اہلحدیث جام پور میں ہوا۔ اجلاس سے ضلعی امیر مولانا محمد یونس راہی، مولانا محمد لیاقت صدیقی، حاجی اصغر اور مولانا محمد اسماعیل ساجد نائب ناظم پنجاب نے خطاب کیا اور مولانا محمد یوسف پسرو کی گرفتاری کی شدید مذمت کی۔

منجانب: محمد اسماعیل ساجد نائب ناظم پنجاب

ضرورت رشتہ

☆ میرے ایک دوست سرکاری سکول ٹیچر، حاضر سروس، (سکیل ۱۳، عمر تقریباً ۵۰ سال، پہلی بیوی فوت شدہ 2 بچے بالغ، ذاتی مکان) کے لئے مناسب رشتہ درکار ہے۔

☆ ایک گورنمنٹ سکول ٹیچر حاضر سروس، سکیل 14، عمر تقریباً 42 سال تین بچے بالغ، پہلی بیوی فوت شدہ، باشرع، پابند صوم و صلوٰۃ کے لئے مناسب رشتہ درکار ہے۔ ضرورت مند

درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔ 0345-6354282

منجانب: قاری عبدالرحمن خلیل ناظم تبلیغ اروپ ناؤن گوجرانوالہ

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

امپورٹڈ U.P.S

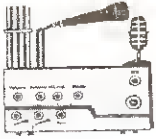
بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739
055-4213430

چوک نیائیں نزد دھڑی کالج گوجرانوالہ



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر مکمل
ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

پروپرائیٹرز ایم اکرام مغل (ماہر مکنیک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

سپر سٹار

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
ایڈسٹونڈ سسٹم

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

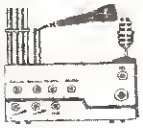
یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے



پروپرائیٹرز محمد عثمان

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکنیک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob:0321-7432246

Mob:0334-7967107

Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد دھڑی کالج گوجرانوالہ

محصول احمد پور شرقیہ کے امیر مولانا اشفاق سلفی اور عطاء الرحمن حقانی ناظم دفتر A.Y.F پاکستان کے حقیقی چچا چوہدری منظور احمد ڈھلوں 26 فروری 2014ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی نماز جنازہ اگلے دن قاری عبدالرحیم کلیم (ڈی جی خان) نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں حافظ محمد اسلم حنیف، مولانا ضیاء الحق جاناہز، ڈاکٹر عماد الدین، حافظ عزیز، مولانا عبدالرحمن گل، اسلم شاہر، عبدالشکور، منیر قاسم کے علاوہ تمام مذہبی و سیاسی رہنماؤں سمیت لوگوں کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ قبر پر دعا قاری محمد نوید انجم خطیب میاں چنوں نے کروائی۔ مرحوم نہایت نیک، ایماندار اور متولی مسجد تھے اور علمائے دین سے محبت اور عقیدت رکھنے والی شخصیت تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین!

علاوہ ازیں عطاء الرحمن حقانی سے حافظ ذاکر الرحمن صدیقی، حافظ فیصل افضل شیخ، نعت اللہ ظفر، یابر فاروق رحیمی، حافظ عامر صدیقی، حافظ عمران تبسم، پروفیسر عبدالرحمن شارق، محمد عمران مجاہد و

خطبہ جمعۃ المبارک

مركز اقصیٰ المحدث محمد صالح آباد
کوئٹہ کراچی کلکتہ لاہور اسلام آباد راولپنڈی

قاری اسحاق
واعتراف حسن بیابان
عارف قاق

داخلہ

ذکا اللہ ظہیر

0300
7893625
0303
9288220

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

عبدالرحمن

[illegible]

دیگر احباب نے تعزیت کی۔ ادارہ اشفاق سلفی، مولانا عطاء الرحمن حقانی کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ (ادارہ)

ڈاکٹر طیب عالم محمود کو صدمہ

گزشتہ دنوں تحصیل سیکلکٹ کے نائب امیر ڈاکٹر طیب عالم محمود صاحب کی والدہ محترمہ اور والدہ محترمہ رضائے الہی سے انتقال کر گئے۔ پہلے والدہ محترمہ کا انتقال ہوا، تھوڑی دیر بعد والد صاحب ہارٹ ایک سے انتقال کر گئے۔ انشاء وانا الیہ راجعون۔ دونوں مرحومین کی نماز جنازہ ماڈل ٹاؤن گراؤنڈ اگوکی میں حضرت مولانا عباس گوندلوی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ضلعی امیر ملک محمد منیر اعوان اور ضلعی شہری تحصیل عہدیداران سمیت کثیر تعداد میں جماعتی احباب و اہل علاقہ نے شرکت کی۔ مرحومین صوم و سلوۃ کے پابند اور دینی و مسلکی تربیت رکھنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی دنیاوی و لغز خوشوں سے درگزر فرمائے۔ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ڈاکٹر صاحب اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین!

دعا گو: ڈاکٹر عبدالسیح ناظم نشر و اشاعت تحصیل سیکلکٹ

☆ 18 فروری محترم جناب بشیر احمد بٹ جو کہ جامع مسجد اہل حدیث کوٹ حشمت حافظ آباد کے صدر تھے۔ قضائے الہی سے وفات پا گئے، اُن کی نماز جنازہ مولانا حبیب اللہ یاسر نے پڑھائی۔ جملہ احباب ان کے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں۔

☆ 10 فروری جناب عطاء الرحمن نیاری والے حملہ بہاول پورہ غریب حافظ آباد جو جامع مسجد ام القری اہل حدیث کے بانی و متولی تھے وہ قضائے الہی سے وفات پا گئے ہیں۔

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قوی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

عظیم خوشخبری

بواسیر کا آپریشن کروانے سے پہلے نجات بواسیر کپسول 15 روزہ استعمال کریں۔ ان شاء اللہ شفاء ہوگی۔ معجون شفاء، پیشاب کی کثرت کے لئے فوری اثر اور انتہائی مفید ہے۔

حکیم فاروق اقبال فاضل طب و الجراحت، نیوکرو ل شالا مارٹاؤن لاہور
(طیب قرشی ڈسپنری کمپ جیل لاہور) 0321-4388612

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان * مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان * مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان * زیر اہتمام

مرکز منہاج الاسلام الہدیث (شعبہ خواتین) تحصیل رحیم یار خان

مرکز منہاج الاسلام الہدیث شعبہ للبنات کے سالانہ نتائج کے موقع پر
انشاء اللہ
تیلنی اصلاحی تربیتی
9 نواں سالانہ
8 مارچ 2014ء بروز ہفتہ
صبح 8 بجے دوپہر منعقد ہو رہا ہے۔

مرکز منہاج الاسلام الہدیث (المعرف قاری ثناء اللہ قصوری والا مرکز)

میرکارہ خوشیہ کالونی وائزلیس ٹی رحیم یار خان

پرنسپل شعبہ للبنات مرکز پڑا

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

محترمہ بیگم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری صاحبہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث احمد پورہ مرید کے زیر اہتمام

زیر نگرانی
ڈاکٹر حافظ عبدالکریم
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

صلی اللہ علیہ وسلم
کافر نس

سالانہ **مرشد اعظم**

زیر اہتمام
سینئر پروفیسر ساجد میر
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

5 اپریل بروز ہفتہ عصر تا رات گئے

مقررین

☆ قاری محمد حنیف ربانی ☆ پروفیسر عبدالرزاق ساجد ☆ قاری سیف اللہ خالد ملتانی،
☆ علامہ محمد عمر صدیق ☆ حافظ بنیامین عابد، ☆ حافظ محمد یوسف پسروی ☆ ابوبکر سلطان یزدانی
ودیگر علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

الذی الی الخیر: حافظ عطاء الرحمن عامر ناظم مرکزیہ ضلع شیخوپورہ 0315-4112356، 0300-4112356

زیر نگرانی

محترم جناب نذیر احمد نجم
ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول

امیر حمزہ اسلامک سنٹر

حفاظ کرام کیلئے نادر موقع، دو سال میں میٹرک + منزل دہرائی

یکم اپریل تک

داخلہ جاری ہے

رابطہ نمبر

0301-4450716

0345-4290134

شرائط داخلہ

- (1) سرپرست کا ہونا ضروری ہے۔
- (2) پرائمری پاس کا شیڈول اور حفظ کی سند
- (3) دو عدد پاسپورٹ سائز تصاویر اور ب فارم (4) سرپرست کے شناختی کارڈ کی کاپی
- (5) عمر کی حد پندرہ سال

نوٹ: داخلہ کے لیے صرف بیس طلباء کی گنجائش ہے۔

نوٹ: ادارہ ہذا کا وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق ہو چکا ہے۔

پتہ: جامع مسجد امیر حمزہ الحافظ ٹاؤن نزد A بلاک مرغزار کالونی عقب اعوان ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

دینی تعلیم کے ساتھ
میٹرک سائنس

کرائے والا اقامتی ادارہ

سنہری موقع

مڈل پاس طلبہ طالبات کیلئے

الفیصل اسلامک سنٹر

الفیصل
اسلامک سنٹر

مرحلتہ تعلیم

وفاق المدارس السنافیہ سے الحاق یافتہ

مخصوص نشستوں پر
داخلہ
جاری

شہداء اعزاز
4½ ماہ میں مکمل حفظ

حافظ سہیل الہی ظہیر
مفت علیہ احسان الہی ظہیر

تجوید
دو سالہ

الاتقان
مع تجوید

حفظ القرآن
مع مڈل

مارشل آرٹس
دو شو کنگفو

میٹرک
ایم اے

درس نظامی
برطانیہ وفاق

عربی و انگلش بول چال
تحریر و تقریر کی عملی مشق
کردار ساز تربیتی ماحول
خوبصورت لائبریری ہفت روزہ سرفراہ
بہترین ناشیدہ دوپہر اور شام کھانا
علاج معالجہ کی سہولت

جامع مسجد الفیصل
379- آر بلاک جوہر ٹاؤن لاہور
0331-4506014

فہم بن محمد بن ابی بکر
مدیر الفیصل اسلامک سنٹر

مسلك اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل

سات اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مسلك اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل نو رکرنگین خوبصورت مدلل سات اشتہارات کا درج ذیل مکمل سیٹ زیر تقسیم ہے۔

(1) کیا اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟ (ایک سوال کی 10 شکلیں)

(3) اہمیت نماز اور بے نماز کا انجام

(2) نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت

(7) آمین بالجہر کا ثبوت

(6) سورہ فاتحہ خلف الامام

(5) اثبات رفع الیدین

(4) نماز روزہ کے محمدی دائمی اوقات

ملک کی تمام مساجد اہل حدیث کے منتظمین اور دینی اداروں کے سربراہان مذکورہ بالا مکمل سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے اپنے زیر انتظام مساجد و مراکز میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ بہترین اور مؤثر ذریعہ ہے۔ (رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک)

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا وعدہ آنا ضروری ہے۔ اس صورت میں ڈاک خرچ بھی ادارہ کی طرف سے برداشت کیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

محمد یسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان 0333-8556473

بانی
مفت محمد یوسف

دارالحدیث الکمالیہ جیٹو

سرپرست
ڈاکٹر پروفیسر
حافظ عبدالرحمن یوسف
فائل مدبر

معیاری دینی دنیاوی تعلیم پیش کرنے والا منفرد ادارہ

داخلہ 2014

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
261724	حافظ عبداللہ سلیم	909
261740	حافظ عبدالشکور شاہ	772
261730	حافظ عبدالرزاق سرور	729
261726	حافظ محمد اسحاق سرور	725
261727	حافظ انعام اللہ	724
261729	صدام حسین ظہیر	678
261725	نعیم الحق نعیم	573

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
463148	طلحہ شان	462
463146	حافظ عبدالمتان	447
463145	اکرام اللہ زاہد	421
463143	مبین رضوان	397
463141	عبدالباسط	393

صرف اعدادی کلاس اور شعبہ حفظ میں یکم مارچ سے شروع ہو کر محدود مدت تک جاری رہے گا۔ پرائمری و مڈل کے امتحانات سے فارغ ہونے والے طلبہ فوری رابطہ کریں۔ محدود نشستوں پر داخلہ میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔

نوٹ: یہ تمام طلبہ وفاق المدارس کے امتحانات میں بھی شریک ہوئے اور اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہوئے۔ الحمد للہ

پروفیسر ڈاکٹر عبید الرحمن مجن مہتمم دارالحدیث الکمالیہ جیٹو ضلع اوکاڑہ
0300-6972721-044-4870005-0303-6977663

[illegible]

دارالمکرم بلنات عثمانیہ پارک سمن آباد فیصل آباد

مقررات

مختبره امیر صاحب

مکرمه مکرمه

بانی آل اتریش و بنیان دین و دیناری جہ پروردگار و قیامت و قیامت

مکرمه مکرمه

مقررات

مختبره امیر صاحب

مکرمه مکرمه

بانی آل اتریش و بنیان دین و دیناری جہ پروردگار و قیامت و قیامت

مکرمه مکرمه

مختبره امیر صاحب

مکرمه مکرمه

بانی آل اتریش و بنیان دین و دیناری جہ پروردگار و قیامت و قیامت

مکرمه مکرمه

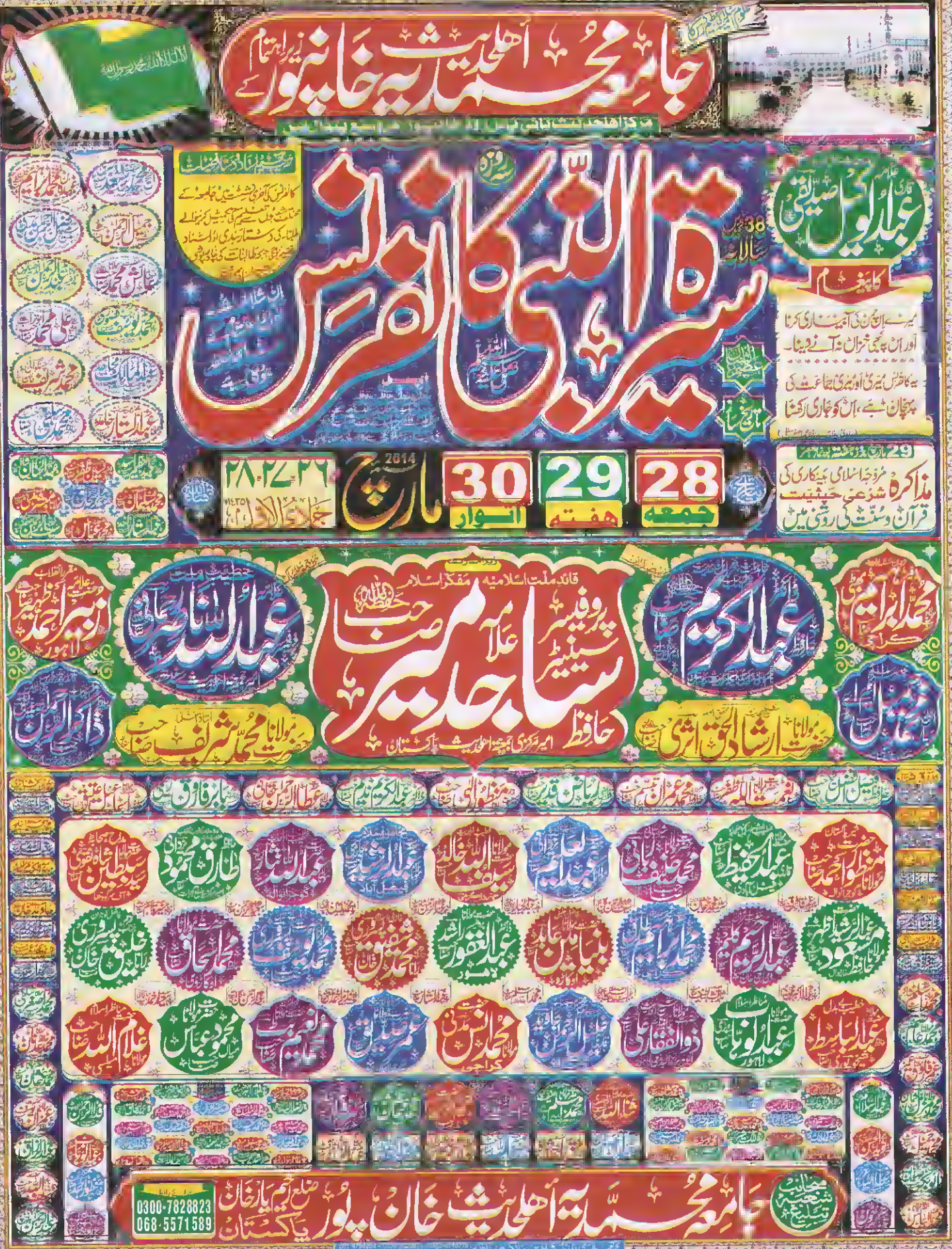
مختبره امیر صاحب

مکرمه مکرمه

بانی آل اتریش و بنیان دین و دیناری جہ پروردگار و قیامت و قیامت

مکرمه مکرمه

بیگم قاری ام اللہ دارا المکرم لبنات عثمانیہ پارک سمن آباد فیصل آباد 0300 7934102



Weekly AHL- E - HADITH

CPL No
116

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE :www.ahlehadith.org

Head Office:

042-37729933

Fax:

042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith

042-37720257

Paigham Tv:042-37722876



مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان
کے تمام قارئین اور احباب جماعت کو



رانا محمد شفیق خان پوری

منجانب